تصوف وسلوک کے فضائل ومسائل پر مشتمل
ایک جامع اور دلکش کتاب

مجالسِ درخواستی

از افادات

شیخ الاسلام حضرتِ درخواستی رح کے علمی وروحانی جانشین
شیخ المحدثین والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر
شیخ طریقت حضرت مولانا **شفیق الرحمٰن درخواستی صاحب** نوراللہ مرقدہٗ
بانی۔ جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

مُرتّب

شیخ الحدیث حضرت درخواستی رح کے علمی وروحانی جانشین
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام پیر طریقت
حضرت مولانا **حمادُاللہ درخواستی صاحب** مدظلہ

نائب مہتمم وشیخ الحدیث ومنتظم اعلیٰ ۔ جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور
نائب امیر مرکزیہ ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان
مرکزی راہنما ۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان

ناشر
مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خانپور
ضلع رحیم یار خان
0333 7496876

مجلس ذکر ماہ محرم الحرام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَحۡدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ لَانَبِیَّ بَعۡدَہٗ

اَمَّابَعۡدُ: اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَالذّٰکِرِیۡنَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا وَّالذّٰکِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمۡ مَغۡفِرَۃً وَّاَجۡراً عَظِیۡماً۔(الاحزاب : ع ۵)

آج کی مجلس میں تین باتیں مختصراً ذکر کرتا ہوں۔

۱۔مجلس ذکر کی فضیلت

۲۔مسجد میں مجلس ذکر قائم کرنے کا استحباب

۳۔سلاسل سلوک کا شرعی ثبوت۔

مجلس ذکر کی فضیلت

اس پر ایک آیت قرآنیہ اور تین احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔تو یہ چار دلائل مجلس ذکر کی فضیلت کے لئے ہیں۔

قرآنی آیت

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّھُمۡ بِالۡغَدَاۃِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡھَہٗ ۔(کہف:ع۴)

ترجمہ : اور روکے رکھ اپنے آپ کو ان کے ساتھ جو
پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح وشام ارادہ کرتے ہیں اس کی
رضا جوئی کا۔

حدیث نمبرا

طبرانی میں حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر جب یہ آیت اتری کہ آپ ان لوگوں کے پاس بیٹھنے کا اپنے آپ کو پابند بنائیں جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں تو حضور ﷺ ان لوگوں کی تلاش میں نکلے تو آپ نے ایک جماعت کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پایا، جو بکھرے ہوئے بالوں والے تھے، اور خشک کھالوں والے تھے، اور صرف ایک کپڑے والے تھے یعنی تنگی کا حال تھا۔ جب حضور ﷺ نے ان کو دیکھا تو آپ ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ جن کے ساتھ بیٹھنے کا مجھے بھی حکم دیا ہے۔

تو اس آیت کریمہ اور حدیث مبارکہ سے مجلس ذکر کی فضیلت معلوم ہوئی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوسکتی ہے کہ خود سید الانبیاء ﷺ کو ذکر والی مجلس میں بیٹھنے کا حکم ہوا۔

حدیث نمبر۲

ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرۃؓ اور حضرت ابو سعید خدریؓ دونوں حضرات

سے روایت ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتی ہے فرشتے اس کو ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس پر سکون واطمینان اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا ذکر اس جماعت میں کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

ذکر کرنے والی مجلس کے چار نتائج ہیں۔

(۱) فرشتے نگران ہو جاتے ہیں۔

(۲) رحمت خداوندی ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔

(۳) دلوں پر اطمینان نازل ہوتا ہے۔

(۴) ایسی جماعت کا تذکرہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی جماعت میں کرتے ہیں۔

حدیث نمبر ۳

بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندہ کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے۔ (اس لئے انسان کو کبھی اللہ کی رحمت ولطف سے مایوس نہ ہونا چاہیے) اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بندہ جب مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر بندہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اس سے بہتر جماعت یعنی فرشتوں کی جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ

بڑھتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں یعنی میری رحمت اس کی طرف تیزی سے متوجہ ہوتی ہے۔ (رواہ مسلم عن ابی ذرؓ)

تو اس حدیث میں مجلس ذکر کی فضیلت بھی ہے اور مجلس ذکر کی طرف آنے کی فضیلت بھی ہے۔

حدیث نمبر ۴

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے کتنے ہی فرشتے ہیں جو راتوں میں پھرتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں جب ان لوگوں کو پالیتے ہیں جو ذکر الٰہی میں مشغول ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مطلوب کی طرف جلدی آؤ (یعنی مجلس ذکر مل گئی ہے اہل ذکر کی ملاقات اور ان کا ذکر سننے کے لئے آؤ) حضور ﷺ نے فرمایا پھر وہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔ جب یہ فرشتے دربار الٰہی میں جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ تو ان کا حال جانتے ہیں مگر ان کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے پوچھتے ہیں کہ میرے بندے کیا کرتے ہیں تو فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری پاکی بیان کرتے ہیں، اور تیری تعریف کرتے ہیں، اور تیری عظمت و بزرگی بیان کرتے ہیں (یعنی سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ کے کلمات کہتے ہیں) تو اللہ ان فرشتوں

سے پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں خدا کی قسم اے اللہ انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ پھر اللہ ان فرشتوں سے سوال کرتے ہیں کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا کیفیت ہوتی ؟۔تو فرشتے کہتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو پھر وہ تیری عبادت بہت کرتے ،اور تیری بزرگی زیادہ بیان کرتے ،اور تیری تسبیح بہت کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ وہ بندے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں یا اللہ وہ تجھ سے جنت مانگ رہے تھے۔اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں اے پروردگار خدا کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا۔ پھر اللہ ان سے پوچھتے ہیں کہ اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا تو فرشتے جواب دیتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو اس کی حرص اس سے زیادہ ہوتی ۔اور جنت کے لئے ان کی خواہش وطلب زیادہ ہوتی اور جنت کی طرف رغبت زیادہ ہوتی پھر اللہ تعالی ان فرشتوں سے سوال کرتے ہیں کہ وہ بندے کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ دوزخ سے پناہ مانگ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں کہ انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں اے پروردگار! خدا کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا، پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر ان کی کیفیت کیا ہوتی ؟۔تو فرشتے جواب دیتے ہیں اگر انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہوتا تو وہ اس سے بہت زیادہ بھاگتے یعنی جو چیزیں دوزخ میں لے جانے کا سبب ہیں ان سے دور رہتے اور ان کے دل بہت زیادہ ڈرنے والے ہوتے ۔تو پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتے ہیں کہ تم کو

گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا ہے تو فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ فلاں شخص ذکر کرنے والوں سے نہیں کیونکہ ذکر کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ وہ اپنے کسی کام کے لئے آیا تھا، پھر وہ اس جگہ ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھ گیا تو وہ اس مغفرت والی خوشخبری کا مستحق نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا ذکر کرنے والے ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ جو ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے وہ بے نصیب نہیں ہوتا بلکہ اس کی بھی مغفرت و بخشش ہو جاتی ہے۔

مسجد میں مجلس ذکر قائم کرنا

اس کے جواز و استحباب پر ایک آیت قرآنیہ اور دو حدیثیں اور ایک فقہاء کے فتویٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ چار دلائل ہو گئے کہ مسجد میں مجلس ذکر کرنا مستحسن و مستحب و افضل ہے۔

قرآنی آیت

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَاللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۔(البقرة : ع ١٤)

ترجمہ: اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا ذکر کرنے سے منع کرے۔

یعنی مساجد میں ذکر الٰہی سے روکنا یہ کفار کا فعل تھا جس کے متعلق یہ آیت

نازل ہوئی تو مسلمانوں کو چاہیے کہ کفار کے مشابہ کام نہ کریں جس طرح بعض لوگ غلط شبہات وخدشات پیدا کر کے مسجدوں میں ذکر کرنے سے روکتے ہیں اوراعتراض کرتے ہیں۔اس آیت سے مساجد میں ذکر خفی وذکر جہری اسی طرح ذکر انفرادی واجتماعی کا جواز ثابت ہوا۔

حدیث نمبرا

مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جوقوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوکر کتاب اللہ کی تلاوت کرتی ہے اوراس کا درس دیتی ہے تو اس پر خدا کی طرف سے سکون نازل ہوتا ہے اور خدا کی رحمت ان کوڈھانپ لیتی ہے اور رحمت کے فرشتے ان کوڈھانپ لیتے ہیں اوراللہ تعالیٰ ان کا ذکراپنے مقرب یعنی فرشتوں کی جماعت کے سامنے کرتے ہیں۔

اس حدیث سے مسجد میں ذکر کے برکات کا بیان ہے کیونکہ قرآن کی تعلیم وتبلیغ مسجد میں جائز ہے تو ذکر ومراقبہ مسجد میں کیوں ممنوع ہے۔البتہ ذکر جہری مساجد میں شرائط کے ساتھ کرے کہ نمازیوں کو یا سونے والوں کو تکلیف نہ ہواور بزرگان دین بھی اسی طرح کرتے ہیں۔

حدیث نمبر۲

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ الخ والی آیت کی تشریح میں ایک روایت ہے کہ حضور ﷺ کو جب حکم ہوا کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھنے کی پابندی کریں جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو

حضور ﷺ نے اس جماعت کو تلاش کیا تو مسجد کے آخری حصہ میں ان لوگوں کو پایا جو ذکر الٰہی میں مشغول تھے تو آپ ان کے ساتھ بیٹھے اور فرمایا اللہ نے مجھے ایسی جماعت میں بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ حضور ﷺ اور صحابہؓ نے مسجد میں بیٹھ کر اجتماعی ذکر کیا ہے۔

فقہاء کا فتویٰ

شامی ج اص ۴۴۴ میں امام شعرانی کا مشہور قول ہے۔

اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ سَلَفًا وَ خَلَفًا عَلیٰ اِسْتِحْبَابِ ذِکْرِ الْجَمَاعَةِ فِی الْمَسَاجِدِ وَغَیْرِهَا اِلَّا اَنْ یُّشَوِّشَ جَهْرَهُمْ عَلیٰ نَائِمٍ اَوْ مُصَلِّیٍ الخ

ترجمہ: یعنی مساجد اور غیر مساجد میں اجتماعی ذکر کے مستحب ہونے پر تمام علماء سلف وخلف کا اجماع واتفاق ہے بشرطیکہ سونے والے اور نمازی کو تکلیف نہ ہو۔

اسی طرح حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے ضمیمہ آداب المساجد میں ذکر کیا ہے۔اور حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ نے فتاویٰ خلیلیہ میں ذکر کیا ہے۔

سلوک کے سلاسل کا شرعی ثبوت

بعض گمراہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ خلاف شریعت اور بدعت ہے حالانکہ سلاسل سلوک

بدعت نہیں بلکہ ان کی اصل حضور ﷺ سے ثابت ہے اس پر دلیل حضرت علیؓ کی روایت ہے جس کو تمام صوفیاء کرام بیان کرتے ہیں۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ کے بندوں کے لئے آسان اور زیادہ فضیلت والی چیز جس سے اللہ کا قرب حاصل ہو وہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا اللہ کا ذکر ہے تو پوچھا کہ اس کا طریقہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرو، پھر آپ نے تین مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھا اور حضرت علیؓ نے سنا، پھر حضرت علیؓ نے پڑھا اور حضور ﷺ نے سنا۔

اسی طرح حضرت علیؓ نے یہ طریقہ حضرت حسن بصریؒ کو بتلایا۔ یہاں تک کہ یہ سلسلۂ سند ہم تک پہنچا۔

البتہ جس طرح ایک مریض کے علاج کے لئے معالجین کے مختلف طریقے ہوتے ہیں بلکہ ایک ہی معالج مختلف نسخے بھی تجویز کرتا ہے تو اسی طرح بزرگان دین سے ذکر کی مختلف ہیئات وترکیبات منقول ہیں جو ان کے تجربات میں آئیں اور مقصود سب طریقوں سے دین کو اور رضاء الٰہی کو حاصل کرنا ہے۔

اس لئے سلوک کے ذریعہ ذکر الٰہی کا ذوق پیدا کرو اور تصوف سے یہی مطلوب ہے کیونکہ بزرگان دین فرماتے ہیں کہ چار چیزیں ہیں۔

۱۔شریعت ۲۔طریقت ۳۔حقیقت ۴۔معرفت

شریعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال واحوال کا نام ہے اور طریقت ان پر عمل کرنے کا نام ہے اور حقیقت عمل میں اخلاص پیدا کرنے کا نام ہے اور معرفت

دیدارِ حق کا نام ہے جو اخلاص سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے انسانیت کی روح علم ہے اور علم کی روح عمل ہے اور عمل کی روح اخلاص ہے اور اخلاص کی روح تواضع ہے کہ انسان صاحب فضل وکمال ہو پھر بھی کہے کہ میں کچھ نہیں ہوں۔ دراصل یہی کمال ہے اور یہ سلوک کے اسباق طے کرنے سے حاصل ہوتا ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو ذکر الٰہی پر دوام واستقلال کی توفیق بخشے) ذکر کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ ذکر لسانی جو زبان سے ہو

۲۔ ذکر قلبی جو دل سے ہو۔

۳۔ لسانی مع قلبی یعنی زبان اور دل دونوں سے ہو، یہ اکمل طریقہ ہے تاکہ ذکر جہری سے وساوس دور ہوں اور ذکر قلبی سے دل اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ اس لئے ہم دونوں طریقوں سے ذکر کراتے ہیں اور ذکر قلبی میں مشائخ نقشبندیہ کے نزدیک دو چیزیں اہم ہیں۔

۱۔ وقوف قلبی: کہ تمہاری توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ اللہ کی طرف ہو۔

۲۔ بازگشت: یعنی نزول فیض کا انتظار کرنا یعنی اللہ تعالیٰ سے جو صفات کمال کے ساتھ متصف ہے اور عیوب ونقائص سے پاک ہے میرے دل پر فیض آرہا ہے۔ مبدأ فیض اللہ کی ذات ہے اور مورد فیض میرا دل ہے۔ اس فیض کے انتظار میں بیٹھے اور وقفہ وقفہ سے خیال کی زبان سے کہے۔

یا اللہ میرا مقصود تو اور تیری رضا ہے مجھے اپنی محبت ومعرفت عطا فرما۔ یہی مراقبہ ہے جو رقوب سے ہے جس کا معنی ہے فیض خداوندی کے انتظار میں بیٹھنا۔

یااللہ ہمیں اپنا نام نصیب فرما! یااللہ ہمیں اپنے نام کا ذوق وشوق عطا فرما!

یااللہ وہ کام کرا جس سے تیری ذات اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام راضی ہوں اوران کاموں سے بچا جن پر تیری اور تیرے حبیب ﷺ کی ناراضگی ہو۔

یااللہ ہماری اس مجلس ذکر کو قبول فرما!

یااللہ اس ادارہ جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ کے اساتذہ وطلبہ کو علوم ظاہریہ و باطنیہ سے وافر حصہ عطا فرما!

یااللہ تمام مسلمانوں کو دنیا وآخرت کی کامیابی عطا فرما!

یااللہ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرما!

اَللّٰھُمَّ اَحۡسِنۡ عَاقِبَتَنَا فِیۡ الۡاُمُوۡرِ کُلِّھَا وَاَجِرۡنَا مِنۡ خِزۡیِ الدُّنۡیَا وَعَذَابِ الۡاٰخِرَۃِ ۔تَوَفَّنَا مُسۡلِمِیۡنَ وَاَلۡحِقۡنَا بِالصَّالِحِیۡنَ غَیۡرَ خَزَایَا وَلَا مَفۡتُوۡنِیۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَکَفِّرۡ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ ۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۔

مجلس ذکر ماہ صفر المظفر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَانَبِيَّ بَعْدَهٗ اَمَّا بَعْدُ:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَّاَجْراً عَظِيْماً۔(الاحزاب : ۵ع)

۱۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِؓ بْنِ بُسْرٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ فَقَالَ لَا يَزَالَ لِسَانُكَ رَطْبًا بِذِكْرِ اللّٰه(رواه الترمذی)

۲۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ (رواه البخاری)

۳۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلذّٰكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرَاتُ (رواه الترمذی)

۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ وَصَقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ (رواه البيهقی)

۵۔ عَنْ مُعَاذٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا عَمَلُ الْعَبْدِ عَمَلًا اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (رواہ مالك)

آج کی مجلس میں تین چیزیں ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۔پہلی چیز ضرورت تصوف

۲۔دوسری چیز ضرورت شیخ

۳۔تیسری چیز فضیلت ذکر الٰہی

ضرورت تصوف

پہلے نمبر پر ضرورتِ تصوف ہے کہ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے ایک جسم اور دوسری روح، جسم عالم سفلی کی چیز ہے اور روح عالم علوی کی چیز ہے تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لئے غذا پیدا فرمائی ہے چونکہ جسم نیچے والے جہان کی چیز ہے اس لئے اس کی غذا بھی اس جہان سے بنائی جیسے گندم ، جو، چاول ، گوشت ، دودھ ، مکھن ، سبزی وغیرہ ۔اور روح اوپر والے جہان کی چیز ہے ۔اس لئے اس کی غذا اس جہان سے عطا کی جیسے تلاوت قرآن ، ذکر الٰہی ، مراقبہ و دیگر اشغال روحانیہ۔ پھر جیسے جسم کی غذا سے جسم کو طاقت ملتی ہے اسی طرح روح کی غذا سے روح کو طاقت ملتی ہے پھر جسم طاقتور تب ہوگا جب کہ صحیح طریقہ سے پرہیز بھی ہو ورنہ جسمانی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔اسی طرح روح طاقتور تب ہوگی جب کہ صحیح پرہیز ہو ورنہ روحانی بیماریاں لگ جاتی ہیں ۔ پھر جس طرح جسمانی بیماریاں مختلف ہیں۔ جیسے سر کا درد ، آنکھ کا درد ،

ہونٹوں کا پھٹنا، گلے کا درد، آواز کا بیٹھ جانا، پہلو کا درد، سینہ کا درد، دل کی تکلیف، معدہ کی تکلیف، اسہال کی بیماری، قبض کی بیماری، مثانہ کی تکلیف، درد گردہ، فالج کی بیماری، شوگر کی بیماری، لقوہ، کینسر کی بیماری وغیرہ۔ اسی طرح روحانی بیماریاں بھی مختلف ہیں۔ ریاء، حسد، بغض، کینہ، تکبر، تواضع، طمع، نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، زکوٰۃ نہ دینا، حج نہ کرنا، جھوٹ بولنا، لغویات بکنا، رشوت لینا دینا، سود کھانا وغیرہ پھر جسمانی بیماری سے جسم و جان کا نقصان ہوتا ہے اور روحانی بیماری سے ایمان کا نقصان ہوتا ہے۔

ایمان بڑی اہم دولت ہے اس لئے ہمیں اس کی فکر کرنی چاہئے کہ ہمارا ایمان محفوظ رہے اور یہ ذکر الٰہی سے ہوگا اور وہ سلوک وتصوف کے ذریعہ حاصل ہوگا اس لئے ہمیں تصوف حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

ضرورت شیخ

دوسری چیز ضرورت شیخ ومرشد ہے جس طرح ہم ظاہری بیماری کے لئے ڈاکٹر وطبیب کے دروازہ پر جاتے ہیں تو اسی طرح روحانی بیماری کے علاج کے لئے ہمیں اہل اللہ اور بزرگ وعلماء، صلحاء کے پاس جانا ہوگا کیونکہ جیسے شاگرد کے لئے بغیر استاذ کے کامیابی مشکل ہے، اسی طرح مرید کے لئے بغیر مرشد وپیر ورہبر کے کامیابی مشکل ہے۔ اور مرشد بھی وہ تلاش کرے جو خود بھی کامل ہو اور صوفیاء کے اذکار واشغال ومراقبات خود بھی کرتا ہو، اگر اہل اللہ کی صحبت اختیار کروگے تو جوہر وہیرا موتی بن جاؤ گے۔

مولانا رومی کہتے ہیں

گر تو سنگ خارا ومرمر بدی　　گر بصاحب دل رسی گوہر شوی

اگر تو سخت پتھر کی طرح ہے، تیرے اندر نیک اعمال نہیں ہیں جب تو اہل دل کی صحبت میں رہے گا تو موتی بن جائے گا یعنی نیک اعمال سے مزین ہو جائے گا اس لئے مولانا روم کہتے ہیں۔

قال را بگذار مردے حال شو　　پیشِ مردِ کاملے پامال شو

قال کو چھوڑ اور صاحب حال بن مگر یہ تب ہوگا کہ جب کسی کامل شیخ کے سامنے اپنے نفس کو مٹا دے۔ جب تو اپنے آپ کو شیخ کے حوالہ کرے گا پھر تو صاحب حال بن جائے گا مگر اہل اللہ سے فیض حاصل کرنے کے لئے چار شرائط ہیں۔

ا۔ اعتقاد، یعنی جس سے فیض حاصل کرتے ہو اس کی تیرے دل میں عظمت وعقیدت ہو۔

٢۔ انقیاد، یعنی جو وہ دینی ہدایت کرے اس کو مانو۔

٣۔ اطلاع، یعنی اپنا حال اس کو بتلاتے رہو۔

٤۔ اتباع، یعنی حالات کی اطلاع کے بعد جو ذکر وفکر کا طریقہ آپ کے لئے تجویز کرے اس پر عمل کرنا۔

یہ اس طرح ہے جیسے ظاہری وجسمانی بیماری کے علاج کے لئے ہمارا معاملہ ڈاکٹر وحکیم سے ہوتا ہے کہ جسمانی معالج کی اہمیت بیمار کے دل میں ہوتی ہے۔ پھر بیمار اس کی ہدایات کو مانتا ہے، پھر اس کو اپنے احوال سے مطلع کرتا ہے۔ پھر ڈاکٹر

وحکیم جو نسخہ تجویز کرے اس پر عمل کرتا ہے تو اس طرح شیخ و مرشد جو روحانی معالج ہے اس کے ساتھ طالب سلوک کا یہی معاملہ ہو تو کامیابی ہوگی۔اس لئے مولانا رومی جو بہت بڑے عالم تھے معقول ومنقول کے امام تھے۔بہت بڑے علماء ان کے شاگرد تھے۔فرماتے ہیں ؎

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم　　　تا غلام شمس تبریزی نہ شد

یعنی میں مولوی و عالم تھا مگر مولائے روم تب ہوا جب میں نے حضرت شمس تبریزیؒ کی غلامی اختیار کی ،اوران سے اپنی اصلاح کرائی اوران کی خدمت میں رہ کر اپنے نفس کو مٹایا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ نعمت و دولت عطا فرمائی۔

اس لئے اہل اللہ کی تلاش ضروری ہے تا کہ ان کی صحبت اختیار کرنے سے روحانی بیماریوں کا علاج ہو اوران سے شفاء ہو لہٰذا شیخ و مرشد کی ضرورت ہے۔

ذکر الٰہی کی فضیلت

تیسری چیز ذکر الٰہی کی فضیلت ہے اس کے متعلق ایک آیت اور پانچ احادیث پڑھی گئی ہیں۔اس آیت میں اللہ نے فرمایا کہ اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتوں کے لئے اللہ نے دو نتیجے عطا کئے ہیں۔

پہلا نتیجہ: اللہ ان کے گناہوں کو معاف کر دیں گے۔

دوسرا نتیجہ: اللہ ان کو آخرت میں جنت عطا کریں گے۔

اس سے ذکر الٰہی کی فضیلت معلوم ہوئی اور ذکر الٰہی کا کوئی وقت مقرر نہیں لیکن

دیگر عبادات جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ان کے اوقات مقرر ہیں۔مگر ذکر اللہ کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے بلکہ انسان ہر وقت ذکر اللہ کا التزام کرے۔زبان پر بھی جاری اور دل پر جاری ہو خواہ حضر ہے یا سفر، خوشی ہے یا غمی، تندرستی ہے یا بیماری، فراخی ہے یا تنگی، صبح ہے یا شام، دن ہے یا رات ہر وقت اللہ کا ذکر کیا جائے۔

پہلی حدیث حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے ہے۔انہوں نے حضور ﷺ سے کہا کہ شریعت کے احکام تو بہت ہیں مجھے ایسا عمل بتلاؤ کہ ہر وقت اس کو اپناؤں اور مشغلہ بناؤں تو آپ نے فرمایا ہمیشہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تازہ رہے۔

دوسری حدیث ابوموسیٰؓ سے ہے کہ جو اللہ کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ کی طرح ہے کیونکہ دل کی حیات ذکر الٰہی سے ہوتی ہے اور جو اللہ کا ذکر نہ کرے وہ مردہ کی طرح ہے۔

تیسری حدیث سیدنا ابوسعیدؓ سے ہے کہ حضور ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون بندہ افضل ہے اور قیامت کے دن کس کا درجہ بلند ہوگا تو حضور ﷺ نے فرمایا جو مرد و عورتیں اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرتے ہیں۔

چوتھی حدیث سیدنا ابن عمرؓ سے ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا ہر چیز کی صفائی کا آلہ و ذریعہ ہوتا ہے اور دل کی صفائی ذکر الٰہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔

دوسری روایت میں ہے۔

لِكُلِّ شَيْءٍ نُوْرٌ وَنُوْرُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ

ہر چیز کے لئے روشنی ہے اور دل کی روشنی اللہ کا ذکر ہے۔اس

کے ساتھ دل منور ہوتا ہے۔

پانچویں حدیث سیدنا معاذؓ سے ہے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ انسان کو کوئی عمل اتنا زیادہ اللہ کے عذاب سے نجات دینے والا نہیں جتنا ذکر الٰہی اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا ہے اور بچانے والا ہے۔

بحمداللہ ہمارے بزرگوں کی خانقاہوں میں روحانی بیماریوں کا علاج ہوتا ہے اور اللہ اللہ سکھایا جاتا ہے اور ہمارے بزرگ قرآن وسنت پر عامل ہونے کی وجہ سے کمال والے بھی ہوتے ہیں۔اس لئے ہمیں تزکیہ باطن کے لئے سلوک کو سیکھنا چاہئے اور اس کے لئے اہل اللہ کی صحبت اختیار کرنی چاہیے اور ذکر الٰہی پر دوام وہمیشگی کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ تمام مردوں وعورتوں کو ذکر الٰہی کا جذبہ نصیب فرمائے۔

یا اللہ مردوں میں صحابہ والا قرآن وحدیث وذکر کا ذوق نصیب فرما!

یا اللہ عورتوں کو سیدہ فاطمہؓ والا قرآن اور تسبیحات کا ذوق عطا فرما کہ چکی چلاتی تھی اور قرآن وتسبیح پڑھتی رہتی تھی۔

یا اللہ تمام عورتوں کو سیدہ عائشہؓ والا حدیث کا ذوق عطا فرما کہ جن کو دو ہزار دوسو دس حدیثیں یاد تھیں۔اور حضرت مریم والا حیا عطا فرما جو جبرائیلؑ سے بھی پردہ کر رہی ہیں!

یا اللہ ہم سب کو ایمان محفوظ کرنے کی فکر عطا فرما!

مجلس ذکر ماہ ربیع الاوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّيْن سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْن۔ اَمَّابَعْدُ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَـاَيُّهَـا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْن ۔(تـوبـه : ع ١٥) وَمَـن يَّتَّـقِ الـلّٰـهَ يَـجْـعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔(الطلاق : ع ١١)

عَـنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنِىْ رَبِّىْ بِتِسْـعٍ خَشْيَةِ الـلّٰـهِ فِـىْ السِّرِّ وَالعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِىْ الْغَضَبِ وَالرَّخَاءِ وَالْقَصْدِ فِىْ الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَـطَـعَـنِـىْ وَاُعْـطِى مَنْ حَرَبَنِىْ وَاَعْفُوْا عَمَّنْ ظَلَمَنِىْ وَاَنْ يَّـكُـوْنَ صَـمْـتِـىْ فِـكْرًا وَّنُطْقِىْ ذِكْرًا وَّنَظْرِىْ عِبْرَةً وَّفِىْ رِوَايَةٍ اَنْ اٰمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ۔

عَـنْ مُـعَاذٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُـنْـتَ وَاَتْبِـعِ السَّـيِّـئَةَ الْـحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ (رواه الترمذى)

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَؓ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ
يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ
وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ
مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبْشِيٌّ
فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا وَاِيَّاكُمْ
وَمُحْدَثَاتُ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا
عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ(رواہ ابوداؤد)

آج کی مجلس میں دو چیزیں ذکر کی جاتی ہیں یعنی دنیا وآخرت کی کامیابی کے لئے دو چیزوں کا التزام کریں۔

ا۔تقویٰ کا التزام

اے ایمان والوتقوی کا التزام کرو، یعنی پرہیز گاری کا راستہ اختیار کرو،تقوی نام ہے اوامر خداوندی کو کرنے اورنواہی خداوندی سے بچنے کا یعنی جن چیزوں کے کرنے کا اللہ اور رسول اللہ نے حکم دیا ہے ان کو کرتے رہو اور جن چیزوں سے شریعت میں روکا گیا ہے ان سے رک جاؤ، قوانین الٰہیہ سے تجاوز نہ کرو تمہارے دل میں تقویٰ اور خوف خداوندی پیدا ہو جائے گا جب اللہ کا ڈر آجائے گا کہ اللہ کے سامنے حاضری

ہوگی اور اللہ کی عدالت میں پیشی ہوگی تو انسان سے گناہ سرزد نہ ہوگا، اور اللہ کی فرمانبرداری کرے گا اور غلط کام سے بچے گا۔اس لئے انسان ہر کام میں تقویٰ اور خوف خدا کو لازم کرے۔

دوسری آیت میں تقویٰ کے دو نتیجے ذکر کئے ہیں۔

ا۔ یَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا : کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والے کے لئے ہر تنگی ومشکل سے نکلنے کا راستہ بنائیں گے۔

۲۔ وَّیَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ :اللہ تعالیٰ پرہیزگار کے لئے ایسی جگہ سے روزی کا انتظام کریں گے کہ اس کے گمان میں بھی نہ ہوگا تو تقویٰ کی وجہ سے مشکلات سے چھٹکارا ملے گا اور غیبی امداد بھی ہوگی۔

اور تقویٰ کی اہمیت احادیث میں بھی موجود ہے۔

ا۔سیدنا ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نو چیزوں کا حکم دیا ہے۔

(۱) پوشیدہ اور ظاہر دونوں حال میں اللہ سے ڈرنا اور تقویٰ اختیار کرنا۔

(۲) غصہ اور خوشی دونوں حالتوں میں انصاف کی بات کرنا۔

(۳) احتیاجی اور دولت مندی دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا۔

(۴) جو تجھ سے قطع رحمی کرے اس سے صلہ رحمی کرنا۔

(۵) جو مجھے نہ دے یعنی مالی تعاون نہ کرے اس کو دوں اور اس کا تعاون کروں۔

(۶) اور جو مجھ پر ظلم کرے اسے معاف کردوں۔

(۷)اور میرا خاموش رہنا فکر کرنا غور کرنا ہو یعنی اللہ کی قدرت کے نظاروں میں فکر کروں۔

(۸)اور میری زبان پر اللہ کا ذکر ہو۔

(۹) اور میری نگاہ عبرت کی ہو یعنی عبرت کی نظر سے عجائبات قدرت کو دیکھوں اور بعض روایات میں نویں چیز نیکی کا حکم کرنا ہے۔

۲۔ حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جہاں بھی ہو خواہ خلوت ہو یا جلوت ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو اور تقویٰ کو اختیار کرو اور اگر گناہ ہو گیا تو اس کے بعد فوراً توبہ کی نیت سے نیکی کرو تو گناہ کو نیکی مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

۳۔ حضرت عرباضؓ بن ساریہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ ہم کو وعظ و نصیحت فرمائی وعظ ایسا پر اثر تھا کہ ہمارے دل کانپنے لگے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! آج یہ وعظ تو الوداعی لگتا ہے جیسے رخصت ہونے والے کا وعظ ہو۔ لہٰذا ہمیں کوئی وصیت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا اور جس کو دینی کام کی رہنمائی کے لئے امیر بنایا ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اگرچہ وہ امیر غلام حبشی بھی کیوں نہ ہو۔ میرے بعد تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے فتنوں کو دیکھے گا اور بہت اختلاف دیکھے گا مگر کامیابی کا طریقہ یہ ہے کہ تم میری سنت اور میرے طریقہ کو اپنانا اور خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں ان کے طریقہ کو اپنانا اور اس سنت کو مضبوطی سے پکڑنا اور دین میں جو نئی چیزیں بنائی جائیں ان سے اپنے آپ کو بچانا

کیونکہ یہ بدعت ہیں اور بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اس لئے ہمیں تقویٰ اختیار کرنا چاہیے کیونکہ یہی تقویٰ ولایت کی مدار ہے۔

اگر ایک آدمی فرائض وواجبات وسنن مؤکدہ ادا کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے تو یہی ولی اللہ ہے اور اگر ایک شخص فرائض، واجبات، سنن کے ساتھ نوافل پڑھتا ہے، تہجد، اشراق، چاشت، اوابین ادا کرتا ہے ذکر بھی کرتا ہے مگر سارا دن ورات بری نگاہ سے دیکھتا ہے لوگوں کی غیبت کرتا ہے، فحش گانے سنتا ہے فسق وفجور میں مبتلا رہتا ہے تو یہ کس طرح ولی اللہ ہوسکتا ہے۔ ولایت گناہوں کے چھوڑنے کا نام ہے اسی کو تقویٰ کہتے ہیں۔

۲۔ اہل اللہ کی صحبت کا التزام

تقویٰ کے حاصل کرنے کے لئے اہل اللہ کی رفاقت وصحبت کا التزام کیونکہ اس سے انسان کے اعمال واخلاق میں تبدیلی آتی ہے اس لئے دوسرا حکم یہی ہے کہ صادقین یعنی جو سچے ہیں ان کے ساتھ ہوجاؤ اور صادقین یہی اہل اللہ ہیں جن کی زندگی اللہ کا نام لینے میں گزر رہی ہے۔ جن کا دن ورات، جلوت وخلوت ہر حال میں اللہ کے ساتھ تعلق قائم ہے۔

ترمذی شریف کی روایت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَعَ مَنْ یُّخَالِلُ۔

ترجمہ: آدمی وہ دین وراستہ اختیار کرتا ہے جو اس کے

دوست کا ہوتا ہے اس لئے پہلے دیکھے کہ کس کے ساتھ دوستی وصحبت رکھتا ہے۔

اہل اللہ کی صحبت سے خیر ونیکی کا راستہ حاصل ہوگا۔

نفس نتواں کشت الا ظل پیر — دامن آں نفس کش را سخت گیر

نفس کو سوائے مرشد کے سایہ کے نہیں دبایا جاسکتا۔ایسے مرشد کا دامن مضبوطی سے پکڑ۔

یعنی جو مرشد قرآن وحدیث کے مطابق تمہیں نیک کام کی ترغیب دے اس کے فرمان پر عمل کرو تو اس سے تمہارا دشمن نفس امّارہ مغلوب ہوجائے گا اور تم کو روحانی ترقی میسر ہوگی۔تو یہ چیز صحبت اہل اللہ سے حاصل ہوتی ہے ان کی مجلس میں بیٹھ کر ان کی باتیں سننا اس سے علم وعمل کی توفیق حاصل ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوگا۔ اس لئے صحبت اہل اللہ فرض ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔اللہ والوں کی صحبت سے زندگی میں انقلاب آتا ہے۔جیسا کہ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں۔

گلے خوشبوئے درحمام روزے — رسید از دست محبوب بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دل آویزے تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم — ولیکن مدتے باگل نشستم
جمال ہمنشیں درمن اثر کرد — وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

فیض حاصل کرنے کے لئے صحبت اہل اللہ ضروری ہے تصوف کی کتابوں سے علم تصوف کے مسائل تو حاصل ہونگے مگر رنگ کا چڑھنا کسی اللہ والے کی صحبت سے

ہوگا۔اس لئے حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں عالم کو فارغ التحصیل ہونے کے بعد صحیح مرشد کامل متبع سنت کی صحبت میں رہنا چاہیے۔کم از کم چھ ماہ اصلاح نفس کے لیے مرشد کامل کے پاس جائے۔

حضرت لاہوریؒ فرماتے تھے اللہ والوں کی حقیقت تم کو کیا معلوم ان کی جوتیوں کے ذروں میں جو موتی ملتے ہیں وہ بادشاہوں کے تاج وتخت میں نہیں ملتے۔

یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ جن کو چھ لاکھ احادیث یاد تھیں مگر وہ حضرت بشر حافیؒ کی خدمت میں جایا کرتے تھے اور حضرت بشر حافیؒ کی جھونپڑی دریا کے کنارے پر تھی کسی نے آپ سے کہا کہ آپ اتنے بڑے عالم ہو کر اس فقیر کے پاس کیوں جاتے ہیں تو فرمایا جو باتیں ان سے حاصل ہوتی ہیں وہ کتابوں سے حاصل نہیں ہوتیں۔

حضرت تھانویؒ سے کسی نے کہا کہ آپ جب وعظ کرتے ہیں تو اتنے علوم کہاں سے بیان کرتے ہیں یہ علوم آپ کو کیسے مل گئے کیا آپ نے کتب بینی بہت کی ہے تو آپ نے فرمایا نہیں!

اے علماء کرام درس نظامی جتنا تم نے پڑھا ہے اتنا اشرف علی نے پڑھا ہے لیکن تم نے صرف کتب بینی پر اکتفاء کیا ہے اور ہم نے اس کے ساتھ ساتھ قطب بینی زیادہ کی ہے۔پہلے لفظ میں کاف کشش اور لکیر والا ہے دوسرے لفظ میں قاف نقطہ والا ہے تو آپ کا مطلب یہ تھا کہ ہم نے بہت سے قطبوں کو دیکھا ہے اور ان کی صحبت میں رہے ہیں جیسے حضرت حاجی امداد اللہؒ، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا

رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ وغیرہ۔

توفیض حاصل کرنے کے لئے اہل اللہ کی صحبت ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ کے زیور سے آراستہ فرمائے ،احکام خداوندی پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے اہل اللہ اور بزرگوں کی صحبت میسر فرمائے ، بری صحبت سے بچائے۔آخر میں خاتمہ ایمان پر نصیب ہو،اللہ تعالیٰ ہم سب سے راضی ہو۔(آمین)

مجلس ذکر ماہ ربیع الثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَانَبِیَّ بَعْدَہٗ اَمَّا بَعْدُ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَآ اَصَابَھُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۔(الحج : ع ۵)

ترجمہ: اور خوشخبری سناؤ ان کو جو عاجزی کرنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور یہ صبر کرنے والے ہیں ان مصائب پر جو ان کو پہنچے ہیں اور نماز کو قائم کرنے والے ہیں اور اس سے جو ان کو رزق دیا جاتا ہے خرچ کرتے ہیں۔

عَنْ اِبْنِ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تُکْثِرُوا الْکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الْکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِاللّٰہِ قَسْوَۃٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰہِ اَلْقَلْبُ الْقَاسِیُ (رواہ الترمذی)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَرْبَعٌ مَّنْ

اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَامْرَأَةٌ لَاتَبْغِيْ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ۔(رواہ الطبرانی عن ابن عباسؓ)

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ صَامِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَ هُنَّ وَصَلّٰهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ لِلّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَلَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ (رواہ ابوداؤد)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ (رواہ الترمذی)

اہل اللہ کی چار علامتیں

آج کی مجلس میں ذکر الٰہی کے چار فوائد جو کہ اہل اللہ کی چار علامتیں ہیں ان کو ذکر کیا جائے گا جن کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ حج میں ذکر کیا ہے۔

وَبَشِّرْ میں مبشر یعنی خوش خبری دینے والے کا ذکر ہے اور وہ حضور ﷺ ہیں۔

اَلْمُخْبِتِيْنَ میں مبشرین کا ذکر ہے یعنی جن کو خوش خبری دی گئی ہے وہ مؤمنین کی جماعت ہے اور مبشر بہ محذوف ہے یعنی جس چیز کی خوش خبری سنائی گئی ہے وہ جنت ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا کہ آپ جنت کی خوشخبری سنائیں

ان لوگوں کو جو اللہ کی ذات کے آگے جھکنے والے ہیں،اور اللہ کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کرنے والے ہیں اور یہی لوگ جنت کے مستحق ہیں جو اللہ کے علاوہ غیر کے آگے سر نہیں جھکاتے ۔اور دوسروں کے قوانین کو تسلیم نہیں کرتے اب جو لوگ اللہ اور اس کے احکام کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتے ہیں یہ اہل اللہ ہیں اور ان کی چار علامتیں ذکر کی گئی ہیں۔

پہلی علامت

اللہ تعالیٰ کی عظمت ان کے دل میں اس قدر راسخ ہوگئی ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور ان کے دلوں میں اللہ کا خوف وڈر پیدا ہوجاتا ہے اور یہ ذکر الٰہی کا پہلا فائدہ ہے کہ خوف خدا پیدا ہوجاتا ہے، غیر کا خوف نکل جاتا ہے اور اس وجہ سے دل کی قساوت ختم ہوجاتی ہے۔جیسا کہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام نہ کرو کیونکہ اس سے دل میں قساوت وسختی پیدا ہوتی ہے اور جس کے دل میں قساوت ہو وہ انسان اللہ کی رحمت سے دور ہوجاتا ہے،خدا کے قرب سے محروم ہوجاتا ہے پھر اللہ کا خوف نہیں رہتا تو خوف خداوندی پیدا کرنے کے لئے ذکر الٰہی کا التزام کریں۔

دوسری علامت

مصائب کے وقت متزلزل نہیں ہوتے بلکہ ثابت قدم رہتے ہیں اور تکالیف پر صبر کرتے ہیں اور یہ ذکر الٰہی کا دوسرا فائدہ ہے کہ ذکر کی برکت سے مصائب وتکالیف

کے پہاڑ ان کو حق سے ہٹا نہیں سکتے ، بلکہ ہر مصیبت کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہیں مگر ان کے تعلق مع اللہ میں فرق نہیں آتا جیسا کہ سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ نے چار چیزیں عطا کیں تو اسے دنیا وآخرت کی بھلائی مل گئی۔

۱۔دل ہو اللہ کے انعامات پر شکر کرنے والا۔

۲۔زبان ہو ہر وقت اللہ کا ذکر کرنے والی۔

۳۔بدن ہو مصائب پر صبر کرنے والا۔

۴۔ایسی بیوی اللہ نے عطا کی جو اپنی عزت کی بھی حفاظت کرتی ہے اور خاوند کے مال میں بھی خیانت نہیں کرتی۔

تو دین پر ثابت رہنے کے لئے ذکر کا التزام کریں۔

تیسری علامت

نماز کو قائم کرنے والے ہیں یعنی فرائض وواجبات وسنن ومستحبات خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور یہ ذکر الٰہی کا تیسرا فائدہ ہے کہ جو شخص ذکر الٰہی کی پابندی کرے گا اس کی توجہ اللہ کی طرف ہوگی۔تو پھر اس میں شوق ہوگا کہ پانچ وقتی نماز کے وقت اللہ کے دربار میں حاضری دوں ،اللہ کی عظمت کا اظہار کروں اور اپنی ہستی کو مٹاؤں تا کہ اللہ کی طرف سے میرے لئے مغفرت کا پروانہ ملے جیسا کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ پانچ نمازوں کو اللہ

نے فرض فرمایا ہے تو جس شخص نے ان نمازوں کے لئے وضو اچھی طرح کیا اور وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع صحیح طریقہ سے مکمل کیا، اور خشوع وخضوع اور حضور قلب سے ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لئے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا اور جس شخص نے اس طرح نماز نہ پڑھی اس کے لئے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے تو اس کو عذاب دے اس لئے ذکر الٰہی کی پابندی کریں تا کہ نماز کا بھی اچھی طرح شوق نصیب ہو۔

چوتھی علامت

اور جو اللہ نے ان کو مال دیا ہے اس سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور یہ ذکر الٰہی کا چوتھا فائدہ ہے کیونکہ جو انسان ذکر الٰہی کا عادی ہوگا تو اس کی توجہ اللہ کی طرف ہوگی کہ وہی مہربان سب کچھ عطا کرنے والا ہے جب دینے والا اللہ ہے تو اسے کے حکم پر اس کے راستہ میں خرچ کرنا چاہیے تا کہ اللہ کی رضا حاصل ہو جیسا کہ حضرت انس ؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی رضا کے لئے صدقہ وخیرات کرنا اس کے دو فائدے ہیں۔

۱۔ اس کی وجہ سے اللہ کا غصہ و ناراضگی ختم ہوتی ہے۔

۲۔ بری موت بھی ختم ہو جاتی ہے تو انفاق فی سبیل اللہ کے شوق پیدا کرنے کے لئے بھی ذکر الٰہی کا اہتمام کریں۔

لہٰذا اللہ کا ذکر کرنے سے خوف خدا اور دین پر ثابت قدم رہنا اور نماز کا

شوق اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ذوق حاصل ہوگا۔اور اہل اللہ وہی ہیں جن میں یہ نشانیاں ہوں ۔اسے لئے ہمیں ان اوصاف حسنہ کو حاصل کرنا چاہیے اور وہ ذکر الٰہی سے ہوگا۔

دعا

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ذکر الٰہی پر دوام وہمیشگی نصیب فرمائے یااللہ! ہم کو اپنا خوف وڈر عطا فرما۔یااللہ! ہمیں خشوع خضوع وادب کے ساتھ نماز پڑھنے کا شوق عطا فرما۔ یااللہ! ہمیں مال اچھے کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرما برے کاموں سے ہم سب کو محفوظ فرما، خاتمہ ایمان پر فرما۔

صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد واٰله واصحابه اجمعین ۔

مجلس ذکر ماہ جمادی الاوّل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَانَبِیَّ بَعْدَهٗ اَمَّا بَعْدُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔(آل عمران: ع ۱۱)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَراً فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذَالِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔ (رواہ مسلم)

عَنْ حُذَيْفَةَ رضؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشَكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ (رواہ الترمذی)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ جِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ هَلْ مَنْ يَأْخُذُ عَنِّیْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ

بِهِنَّ اَوْيُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ فَقُلْتُ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَالنَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُّؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُّسْلِمًا وَلَاتُكْثِرِ الضِّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ۔(مشکوٰۃ)

ضرورت تبلیغ

ان آیات میں ضرورت تبلیغ کا ذکر ہے اور مؤمنین یعنی تبلیغ کرنے والی جماعت کے تین فرائض کا ذکر ہے اور آخر میں ثمرہ ونتیجہ بھی ذکر کردیا ہے۔

مؤمنین کا پہلا فریضہ دعوت الی الخیر ہے کہ لوگوں کو نیکی و بھلائی کی طرف بلائیں۔

دوسرا فریضہ امر بالمعروف ہے کہ نیکیوں کا حکم کرتے رہیں۔

تیسرا فریضہ نہی عن المنکر ہے کہ برائیوں سے روکتے رہیں یعنی تم میں سے ایک ایسی جماعت ضرور ہو جو دن ورات تبلیغ کا کام کرے۔نماز،روزہ اور حج وغیرہ کے اوقات مقرر ہیں مگر دعوت الی الخیر کا وقت مقرر نہیں سفر ہو،حضر ہو،دن ہو،رات ہو،جب بھی موقع ملے یہ دینی کام کرتے رہو لوگوں کو اللہ کے نام لینے اور احکام پر عمل کرنے کی طرف دعوت دیتے رہو۔ایسے مؤمنین کا نتیجہ بھی ذکر کردیا کہ یہ لوگ ہی دنیا وآخرت میں کامیاب ہیں۔اس وقت سب سے بڑا جہاد امر بالمعروف اور

نہی عن المنکر کے ذریعہ مسلمانوں کی عزت وایمان کی حفاظت کرنا ہے۔تمام مسلمانوں کو باہمی اتفاق کی دعوت دی جائے اور عصبیتوں کو مٹایا جائے اور ملک میں نظام شریعت لانے کے لئے بھرپور کوشش کی جائے اور یہ تب ہوگا جب کہ مسلمان کے اندر دعوت الی الخیر کا جذبہ پیدا ہوجائے اور دعوت الی الخیر کا جذبہ ذکر الٰہی کرنے سے اور اہل اللہ کی مجالس میں بیٹھنے سے ہوتا ہے، پھر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے تین درجہ ہیں جیسا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے سامنے برا کام ہوتا دیکھے تو اس کو ہاتھ سے روکے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں تو اس کو زبان سے روکے اور اگر زبان سے بھی روکنے کی طاقت نہیں تو دل میں اس کو برا جانے مگر یہ تیسرا درجہ کمزور ایمان ہے۔لہٰذا حاکم ہے تو ہاتھ سے روکے اور اہل علم ہے تو زبان سے روکے اور اگر عوام ہے تو دل سے برا جانے کیونکہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے چھوڑنے پر وعید آئی ہے جیسا کہ حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم نیکی کا حکم کرتے رہو اور برائیوں سے روکتے رہو اور اگر یہ کام تم نے چھوڑ دیا تو پھر تم پر اللہ کی طرف سے عذاب آئے گا اور تم اکٹھے ہوکر دعائیں کروگے تو بھی قبول نہ ہوں گی۔

دوسری روایت میں ہے۔

مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَاِلَّا يُسَلِّطُ اللّٰهُ

شِرَارَکُمْ عَلَیْکُمْ ثُمَّ یَدْعُوْا خِیَارَکُمْ فَلَا یُسْتَجَابَ لَکُمْ ۔

ترجمہ: نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو ورنہ اللہ تم پر شریروں کو مسلط کردیگا پھر تم میں سے نیک لوگ دعائیں کریں گے تو قبول نہ ہوں گی۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔

اَفْضَلُ الْجِهَادِ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ ۔

ترجمہ: افضل جہاد نیکیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا ہے۔

خصوصاً جب کہ کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہا جائے یہ سب سے بڑا جہاد ہے کیونکہ اس جگہ انسان کو جان و مال وعزت کا خطرہ ہوتا ہے مگر اس کے باوجود اللہ کی طرف نگاہ کرتا ہے کہ وہ احکم الحاکمین ہے اس کے فرمان پر عمل کرنا ضروری ہے اگر اس کے فرمان کو چھپاؤں گا تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔ کچھ دن کی عزت اور دنیوی وقار کی پرواہ نہیں کرتا، تکلیفیں اٹھاتا ہے اور حق بات کا اظہار کرتا ہے۔ اس لئے نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا افضل جہاد ہے، ذکر کی مجلس کا مقصد بھی یہی ہے کہ انسان کے دل میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جذبہ پیدا ہو جائے اس وقت کو غنیمت جانو کہ فتنوں کا دور ہے۔

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ لَا یُتَّبَعُ فِیْهِ الْعَالِمُ قرآن وحدیث جاننے والوں کے پیچھے نہ ہوں گے بلکہ جاہلوں کے پیچھے لگیں گے۔ وَلَا یُسْتَحیٰ فِیْهِ مِنَ الْحَکِیْمِ

حکیم و دانا سے حیا نہ کریں گے۔ وَلَا یُوَقَّرُ فِیْهِ الْکَبِیْرُ بڑوں کی عزت نہ ہوگی۔ وَلَا یَرْحَمُ فِیْهِ الصَّغِیْرُ اور چھوٹوں پر شفقت نہ ہوگی اور یَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لِلدُّنْیَا ظلم کا بازار گرم ہوگا دنیا کے حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کو قتل کریں گے لَا یَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا یُنْکِرُوْنَ مُنْکَرًا ایسا دور ہوگا کہ نیکی کا حکم نہ کریں گے اور برائی سے نہ روکیں گے بلکہ اچھی بات کو برا اور بری بات کو اچھا سمجھیں گے۔ ایسا وقت ہوگا کہ یَمْشِی الرَّجُلُ الصَّالِحُ مُسْتَخْفِیًا نیک آدمی چھپ کر چلے گا، عزت کا بچانا مشکل ہوگا۔ فرمایا اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَاللّٰهِ ایسے حال والے لوگ اللہ کے نزدیک بدترین لوگ ہوں گے۔

ایسے فتنوں کے وقت دانا بھی حیران ہوگا اور کہے گا کہ میں قبر میں ہوتا، ایسا دور ہوگا کہ صبح کو انسان مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، شام کو مومن تو صبح کو کافر ہوگا۔ دنیا کے تھوڑے سامان پر دین کو بیچ دے گا۔

اس لئے ان بڑے فتنوں کے پیش نظر ہر مسلمان امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا التزام کرے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ان کو علم وعمل کی ترغیب دی اور فرمایا تم میں سے کون شخص ہے جو مجھ سے یہ کلمات سیکھے پھر ان پر عمل کرے پھر ان کو سکھائے جو ان پر عمل کریں تو حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں حاضر ہوں ان کو حاصل کروں گا اور عمل کروں گا اور دوسروں کو تعلیم دوں گا۔

تو حضور ﷺ نے پانچ چیزیں ذکر کیں جن میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خلاصہ ذکر کیا ہے۔

پہلی چیز

تزکیہ نفس کے لئے ذکر کی کہ جن چیزوں کو اللہ نے حرام کیا ہے ان سے پرہیز کرو اور اجتناب کرو تو سب سے زیادہ نیک بن جاؤ گے۔

دوسری چیز

غناء قلبی اور وسعت رزق کے لئے ذکر کی کہ جو حصہ رزق کا اللہ نے تمہیں دیا ہے اس پر راضی رہو تو سب سے زیادہ غنی بن جاؤ گے۔

تیسری چیز

اصلاح معاشرہ کے لئے ذکر کی کہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو تو کامل مؤمن بن جاؤ گے۔

چوتھی چیز

بھی اصلاح معاشرہ کے لئے ہے کہ لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تو کامل مسلمان ہو جاؤ گے۔

پانچویں چیز

قساوت قلبی کے علاج کے لیے یعنی دل کی صفائی کے لیے ذکر کی کہ زیادہ نہ ہنسو، زیادہ ہنسنا چھوڑ دو کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

فائدہ

اگر دین کے کام میں سستی ہو تو اس حدیث کو بطور وظیفہ پڑھا کرو اس سے انشراح صدر ہوگا دین کے کام کرنے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں دل متوجہ ہوگا اور سستی دور ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی توفیق عطا فرمائے اور دینی کام میں سستی سے محفوظ فرمائے۔ ہر ایک کو شرح صدر کی دولت نصیب فرمائے، قساوت قلبی دور فرمائے۔ اپنے ذکر سے ہمارے دلوں کو روحانی زندگی نصیب فرمائے۔ (آمین)

مجلس ذکر ماہ جمادی الثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَانَبِیَّ بَعْدَہٗ اَمَّا بَعْدُ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اذْکُرُوْا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ۔(احزاب: ع ٦)

ترجمہ: اے اہل ایمان خدا کا ذکر بہت کیا کرو اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اُلْھِمَ خَمْسًا لَمْ یَحْرُمْ خَمْسًا مَنْ اُلْھِمَ الذِّکْرَ لَمْ یَحْرُمِ الذِّکْرَ وَمَنْ اُلْھِمَ الدُّعَاءَ لَمْ یَحْرُمِ الْاِجَابَۃَ لِاَنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَمَنْ اُلْھِمَ الْاِسْتِغْفَارَ لَمْ یَحْرُمِ الْمَغْفِرَۃَ لِاَنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا وَمَنْ اُلْھِمَ الشُّکْرَ لَمْ یَحْرُمِ الزِّیَادَۃَ لِاَنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَمَنْ اُلْھِمَ النَّفْقَۃَ لَمْ یَحْرُمِ الْاَجْرَ لِاَنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا الآیۃ ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَحَمَّدَ اللّٰہَ ثَلَاثًا

وَّثَلاَثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلاَثًا وَّثَلاَثِيْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(رواہ مسلم)

عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَقَالَ يَامُعَاذُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ اُوْصِيْكَ يَامُعَاذُ لَاتَدَعَنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ۔(رواہ ابوداؤد)

آج کی مجلس میں ذکرالٰہی کے فضائل ونتائج اوروظائفِ نبوی کا ذکر ہوگا۔

تلاوت کردہ آیت میں مؤمنین کا فریضہ ذکر کیا گیا ہے کہ اے ایمان والواللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو پھر ذکر کے اوقات کا ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ کی تسبیح صبح وشام کرتے رہو اگر تم اللہ کا ذکر کروگے تو اللہ بھی تم کو علیحدگی میں اور فرشتوں کی جماعت میں یاد کریں گے جیسا کہ حضرت انس ؓ کی روایت میں ہے۔اس روایت میں کامیابی کے پانچ اصول ذکر کیے گئے ہیں ان اصول کی پابندی کرنے سے اصلاح نفس ہوتی ہے اور گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور استغنائیت بھی حاصل ہوتی ہے غیروں کی احتیاجی سے انسان محفوظ ہوتا ہے اور توجہ الی اللہ میں ترقی ہوتی ہے۔

کامیابی کے پانچ اصول

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جن کو اللہ نے پانچ چیزیں القاء وعطاء کیں وہ پانچ

نعمتوں سے محروم نہ ہوں گے۔ یہ پانچ چیزیں کامیابی کے اصول ہیں پھر ان کے ثمرات ونتائج بھی ذکر کردیئے جو انعامات خدوندی ہیں۔

پہلا اصول: التزام ذکر الٰہی

جس کو اللہ نے ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور ذکر الٰہی کی دولت مل گئی اور اس کے دل میں ذکر کا القاء ہوا تو اس پر اس کا نتیجہ اور خصوصی انعام یہ ہوگا کہ ذَکَرَہُ اللّٰہُ اللہ اس کو نصرت وحفاظت کے ساتھ یاد کریں گے۔ کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ کہ تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا۔

دوسرا اصول: التزام دعاء من اللہ

جس کو اللہ نے اپنے سے دعاء مانگنے کی توفیق دی تو اس پر اس کا نتیجہ اور یہ انعام ہوگا کہ اللہ اس کی دعاء کو قبول کرلیں گے کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے ’’وَقَالَ رَبُّکُمْ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ‘‘ جو تمہارا رب ہے وہ کہتا ہے کہ تم مجھ سے دعاء مانگو میں قبول کروں گا دعاء مانگنے والا قبولیت سے محروم نہ ہوگا۔

تیسرا اصول: التزام استغفار

جس کو اللہ نے استغفار کی توفیق دی اور اپنے گناہوں سے بخشش مانگتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مغفرت سے محروم نہ ہوگا بلکہ اللہ اس کی غلطیوں کو معاف کردیں گے کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا (نوح: ع ۱) کہ تم گناہوں کی

بخشش مانگتے رہو اور اللہ بخشنے والا ہے اس کی مغفرت کا کوئی اندازنہیں ہے۔

چوتھا اصول: التزام شکر

جس کو اللہ نے انعامات پر شکر کرنے کی توفیق دی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ زیادتی انعامات سے محروم نہ ہوگا کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراھیم: ع ۱) کہ اگر تم میرے انعامات کا شکر کرو گے تو میں ان نعمتوں کو زیادہ کرونگا علم کی نعمت ہو یا مال کی نعمت ہو انسان اللہ کا شکر کرتا رہے۔

پانچواں اصول: التزام انفاق

جس کو اللہ نے اپنے راستہ میں یعنی نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق دی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اس کے اجر و بدلہ سے محروم نہ ہوگا۔ کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے کہ مَنْ ذَاالَّذِیْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا (الحدید: ع ۲) جو میری رضا کے لئے خرچ کرتے ہیں میں ان کو اجر و ثواب عطا کروں گا۔

اس لئے ہر شخص ذکر الٰہی کا التزام کرے۔ اس کے لئے خصوصی تین نبوی وظیفے ذکر کئے جاتے ہیں۔

تین نبوی وظیفے

پہلا وظیفہ

سیدنا ابو ہریرہؓ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز

کے **بعد** سُبُحَانَ اللّٰہِ **۳۳ مرتبہ** اَلُحَمُدُ لِلّٰہِ **۳۳ مرتبہ** اَللّٰہُ اَکُبَرُ **۳۴ مرتبہ اور پھر** لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحُدَہٗ لَاشَرِیُكَ لَہٗ لَہُ الُمُلُكُ وَلَہُ الُحَمُدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیُءٍ قَدِیُرٌ **ایک مرتبہ پڑھے گا تو اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ ان اذکار میں اللہ کی تسبیح وتحمید وتوحید کا ذکر ہے اس لئے ان کی بہت بڑی فضیلت ہے۔**

دوسرا وظیفہ

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ میں تجھ کو محبوب رکھتا ہوں اور تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیُ عَلٰی ذِکُرِكَ وَشُکُرِكَ وَحُسُنِ عِبَادَتِك

یا اللہ! مجھے اپنے ذکر اور شکر اور عبادت کی توفیق عطا فرما۔

اس کے پڑھنے سے انسان کو ذکر الٰہی کی توفیق نصیب ہوگی۔

تیسرا وظیفہ

ہر کام کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیا کرو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُلُّ اَمُرٍ ذِیُ بَالٍ لَمُ یُبُدَأُ بِبِسُمِ اللّٰہِ فَھُوَ اَبُتَرُ **جو شان والا کام بغیر بسم اللہ کے ہوگا وہ بے برکت ہوگا۔ اس لئے دینی کام ہو، دنیوی کام ہو، تجارت ہو اور قرآن مجید پڑھانا ہو، تبلیغ یا تعلیم کا کام ہو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرو بسم اللہ کے پڑھنے سے ساحرین**

اورشیاطین الانس والجن اور دشمنوں سے حفاظت ہوتی ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمَانٌ مِّنْ کُلِّ بَلَاءٍ کہ بسم اللہ ہر مصیبت وہر بلاء سے امن ہے۔اس کے پڑھنے سے تمام شرور سے امان ہوتی ہے۔ کیونکہ سوچنے سے معلوم ہوا کہ اس میں اسم اعظم ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر سورت کی ابتداء اسی سے ہے۔ چنانچہ آپ شریعت محمدیہ کا مطالعہ کریں تو حضور ﷺ کی تعلیم ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ ہر کام کی ابتداء بسم اللہ سے کریں گھر آئیں تو بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا پڑھیں گھر سے نکلیں تو بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا پڑھیں، مسجد میں قدم رکھیں تو بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور مسجد سے باہر نکلیں تو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ اللہ کا نام لے کر نکلیں اور رات کو سوئیں تو اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ پڑھیں اور جب اٹھیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ اللہ کا نام لے کر اٹھیں، کھانا شروع کریں یا پانی پئیں تو بسم اللہ پڑھیں۔

بستر بچھاؤ، بستر لپیٹو، چراغ جلاؤ تو بسم اللہ پڑھیں، کشتی پر سوار ہوں تو بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(هود: ع ٤) پڑھیں، سواری پر سوار ہوں تو سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ(الزخرف: ع ١) اللہ کا نام لے کر سوار ہوں۔ یہ درس اس لئے دیا گیا تا کہ انسان کے دل میں ایک اللہ کا تصور پختہ ہوجائے اور اس کی ربوبیت والوہیت کا یقین ہوجائے کہ ہمارا رب یعنی پالنے والا اور رحمٰن ورحیم یعنی بخشنے والا اور مدد کرنے والا اور حفاظت کرنے والا ایک ہی ہے جس کا نام اللہ ہے جیسے مرد کو یہ حکم ہے اسی طرح عورت کو

بھی جب کھانا پکائے، پانی بھرے اور بچے کو دودھ پلائے تو ہر کام کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھے تاکہ گھروں میں برکت آجائے وہ لوگ اللہ کی رحمت و برکت سے محروم ہوتے ہیں جو غیروں کا نام لیتے ہیں اور اللہ کا نام لینا بھلا دیا ہے۔

مشرکین غیروں کو شریک کرتے تھے مؤمنین کو حکم ہے کہ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (المؤمن: ع ۱) صرف ایک اللہ کو پکارو۔ اس لئے ہر مسلمان مرد و عورت بسم اللہ کے وظیفہ کا التزام کرے اس سے دل اللہ کی طرف متوجہ ہوگا اور اللہ کا قرب بھی حاصل ہوگا۔ اللہ رب العزت ہم سب کو اپنے ذکر کا شیدائی بنائے۔

یا اللہ ہم سب کو دن رات اپنی تسبیح کا ذوق عطا فرما، یا اللہ ہمیں شرک سے محفوظ فرما، یا اللہ ہمیں عقیدہ توحید پر قائم رکھ، ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرما۔

آمین یارب العالمین

مجلس ذکر ماہ رجب المرجب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمَآ اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔(الحشر: ع ۱)

ترجمہ: اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کی مار سخت ہے۔

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ الْجَنَّۃَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوْا اِذَا اُئْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

آج کی مجلس میں ایک آیت قرآنیہ اور ایک حدیث مبارکہ پڑھی ہے۔اس

آیت میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی کے تین اصول ذکر کیے ہیں اور حدیث پاک میں حضور ﷺ نے چھ اصول ذکر کیے ہیں ان اصولوں کی پابندی کے ساتھ اصلاح معاشرہ بھی ہوگی اور تزکیہ نفوس بھی ہوگا ان اصولوں میں انسانیت کا درس دیا گیا ہے۔ ان کی تعمیل سے انسان کی اصلاح ہوگی۔

کامیابی کے نو اصول

آیت قرآنیہ میں اجمالاً تین اصول حسب ذیل ہیں۔

ا۔ وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ اللہ کے رسول کی طرف سے جو اوامر ہیں اور جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان کو بجالاؤ یعنی اللہ کو ایک کہو حضور ﷺ کو سچا اور آخری رسول مانو، اور پانچ نمازیں پڑھو اور رمضان کے روزے رکھو اور مال کی زکوٰۃ دو اور تمام نیک کام کرو۔

۲۔ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا کہ جن چیزوں سے اللہ کے رسول نے روکا ہے ان نواہی سے رک جاؤ یعنی اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی نبوت کو نہ مانو، اور زنا نہ کرو، اور چوری نہ کرو اور حرام مال نہ کھاؤ اور بخل نہ کرو اور ہر برے کام سے رک جاؤ۔

۳۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ : ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو کہیں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی خلاف ورزی اور نافرمانی نہ ہو جائے کیونکہ نافرمان اور باغی کے لئے اللہ کا عذاب سخت ہے۔

پھر حدیث میں چھ اصول تفصیلاً ذکر کیے گئے ہیں۔

حضور ﷺ نے شفقۃً ایسا طریق اختیار فرمایا جس طرح مربی ومرشد واستاذ کا شفقت والا انداز ہوتا ہے حقیقت میں سب کے مربی واستاذ حضور ﷺ ہیں اس لئے اصلاح نفس کے لیے چھ چیزیں ذکر کیں جو کہ تصوف وسلوک کا خلاصہ ہیں۔

آپ نے فرمایا چھ چیزوں کے تم ذمہ دار بن جاؤ اور جنت کی میں ذمہ داری دیتا ہوں یعنی ان کے ادا کرنے کا پختہ عہد کرو اور ان کا التزام کرو، تمام زندگی یہ کام کرو ایک ہفتہ یا ایک ماہ یا ایک سال کا پروگرام نہیں بلکہ تمام زندگی کا یہ پروگرام ہے جس حال میں ہو حضر ہو یا سفر، جوانی ہو یا بڑھاپا، سرمایہ داری ہو یا غربت، تم چھ چیزوں کے ادا کرنے کی ضمانت دے دو تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں جنت کے داخلہ کی ضمانت دیتا ہوں۔ اب وہ چھ اصول کامیابی کے حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اُصۡدُقُوۡا اِذَا حَدَّثۡتُمۡ: کہ تمہاری عادت بن جائے جب بھی بات کرو سچائی کا التزام کرو، اور جھوٹ سے اجتناب کرو، ہر بات میں سچ کہو، جھوٹ سے بچو کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اِنَّ الصِّدۡقَ یَھۡدِیۡ اِلَی الۡبِرِّ: کہ سچائی انسان کو نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور وَاِنَّ الۡبِرَّ یَھۡدِیۡ اِلَی الۡجَنَّۃِ کہ نیکی انسان کو جنت تک پہنچاتی ہے۔ اس لئے سچ انسان کو جنت تک لے جائے گا اور جھوٹ کے بارے میں فرمایا وَاِنَّ الۡکِذۡبَ یَھۡدِیۡ اِلَی الۡفُجُوۡرِ کہ جھوٹ انسان کو برے کاموں کی طرف لے جاتا ہے اور وَاِنَّ الۡفُجُوۡرَ یَھۡدِیۡ اِلَی النَّارِ اور برے کام انسان کو جہنم کی طرف لے جاتے ہیں اس لئے جھوٹ انسان کو جہنم تک لے جاتا ہے لہٰذا آدمی ہر بات میں سچ

کہے اور جھوٹ سے بچے۔

۲۔ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ: اور جب وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو یعنی جو وعدہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے خلاف نہ ہو اس کے ایفاء اور پورا کرنے کا التزام کرو اور عہد شکنی سے اجتناب کرو۔

۳۔ وَاَدُّوْا اِذَا اُؤْتُمِنْتُمْ : امانت کی ادائیگی کا التزام کرو اور خیانت سے اجتناب کرو یعنی جب تم کو علم یا مال کا امین بنا دیا گیا ہے تو اس امانت کو حق دار تک پہنچاؤ علمی خیانت حق بات کو چھپانا ہے اور مالی خیانت مال کو امانت رکھنے والے کی طرف واپس نہ کرنا ہے اس لئے کامیابی علم و مال میں خیانت نہ کرنے میں ہے۔

۴۔ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ: حرام سے اجتناب کرنا ہے یعنی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنا، زنا اور لواطت جیسے حرام کام کے قریب نہ جانا اس سے انسان نور ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے اور ایمان کمزور ہو جاتا ہے جب تک توبہ نہ کرے تو دل پر اندھیرا چھا جاتا ہے پھر حق و باطل میں تمیز نہیں کر سکتا۔

۵۔ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ : چونکہ زنا کی طرف پہنچانے والی نظر بد ہے تو اس لئے نظر کی حفاظت کا التزام کرنا ہے کہ اجنبیوں کی طرف دیکھنے سے پرہیز کرو اور اپنی نگاہوں کو نیچے کرو۔

ترمذی شریف میں حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اے علی! اگر بغیر ارادہ کے نگاہ پڑے تو اس پر گرفت نہیں اور اگر ارادے سے دوبارہ نظر ڈالی تو پھر گرفت ہوگی۔

۶۔ وَ کُفُّوا اَیْدِیَکُمْ : اس کے دو مطلب ہیں۔

(۱) کسی کو ہاتھ سے ایذا نہ پہنچاؤ کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا کامل مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے مسلمان محفوظ ہوں۔

(۲) دوسرا مطلب یہ ہے کہ کسی عورت کو یا لڑکے کو ناجائز اور غلط ارادہ سے ہاتھ نہ لگائے کیونکہ جیسے بری نگاہ مبادی زنا سے ہے اسی طرح ناجائز طریقہ سے ہاتھ لگانا بھی زنا کے مبادی سے ہے اس لئے حکم دیا کہ اپنے ہاتھوں کو غلط ارادوں سے روکو۔

اس وقت ان چیزوں کی اشاعت ضروری ہے اور یہ بہت بڑا جہاد ہے کیونکہ کلام الٰہی اور حضور علیہ السلام کے الفاظ مبارک ہیں ان الفاظ میں نورانیت بھی ہے اور تاثیر بھی ہے لاکھوں ملفوظات میں وہ تاثیر نہیں جو کلام الٰہی اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ مبارک میں تاثیر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وحدیث پڑھنے کا شوق نصیب کرے اور کلام الٰہی واحادیث نبوی کے سننے کا ذوق عطا کرے اور کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ پر عمل کا جذبہ عطا فرماوے، اور تمام سالکین کو سلوک کے اس خلاصہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مجلس ذکر ماہ شعبان المعظم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاہِرِیۡنَ ۔اَمَّابَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یٰاَ یُّھَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ وَالَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ۔ (بقرہ ع۳)

ترجمہ: اے لوگو بندگی کرو اپنے رب کی جس نے پیدا کیا تم کو اور تم سے پہلوں کو تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوۡلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابۡنَ آدَمَ تَفَرَّغۡ بِعِبَادَتِیۡ اَمۡلأُ صَدۡرَکَ غِنًی وَاَسُدُّ فَقۡرَکَ وَاِلَّا تَفۡعَلَ مَلَأۡتُ صَدۡرَکَ شُغۡلًا وَفِیۡ رِوَایَۃٍ مَلَأۡتُ یَدَکَ شُغۡلًا وَلَمۡ اَسُدُّ فَقۡرَکَ ۔

عبادت خداوندی کی اہمیت ونتائج

آج کی مجلس میں عبادت خداوندی کی اہمیت اور اس کے نتائج کا ذکر ہوگا۔ آیت کریمہ میں بنی آدم کا خطاب عمومی ہے یعنی تمام اولاد آدم کو خطاب کیا کہ اے انسان اگر تقویٰ اور پرہیز گاری حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ صرف

اپنے پروردگار کی عبادت کرو جو تمہارا پیدا کرنے والا ہے اور تمہارے آباء واجداد کا بھی خالق ہے۔ جب تم سب کو اس نے اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ وجود عطا فرمایا تو اس نعمت کا شکر ادا کرو اور شکر کا طریق عبادت ہے اور عبادت کا معنی ہے۔ غَایَةُ الذُّلِّ مَعَ غَایَةِ الْحُبِّ : یعنی انتہائی محبت ہو اور انتہائی عاجزی ہو۔ صرف محبت کا نام بھی عبادت نہیں کیونکہ محبت تو اولاد سے بھی ہوتی ہے اور صرف تعظیم بجالانے کا نام بھی عبادت نہیں کیونکہ تعظیم تو والدین اور اساتذہ مشائخ کی بھی ہوتی ہے، غایت محبت اور غایت تذلل جس میں غایت تعظیم کا اظہار ہوتا ہے اس کے مجموعہ کا نام عبادت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام نے اسی کی دعوت دی ہے۔ ہر پیغمبر نے کہا: اُعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں ہے۔

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ میں عبادت کے دو نتیجے ذکر کردیئے۔

۱۔ کہ اس عبادت سے تم متقی و پرہیز گار بن جاؤ گے۔

۲۔ قیامت کے دن جہنم کی آگ سے بچ جاؤ گے۔

دو نتیجے آیت میں ذکر ہوئے ہیں اور دو نتیجے حدیث میں بیان کردیئے گئے ہیں۔ یہ حدیث دینی و دنیوی مقاصد کے لئے جامع ہے۔ اور یہ حدیث قدسی کہلاتی ہے ویسے تو حضور ﷺ کا ہر ارشاد وحی ہوتا ہے کیونکہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (الجمعہ: ع ۱) حضور ﷺ کی شان ہے کہ آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ جو بولتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے مگر حدیث

قدسی میں نسبت اللہ کی طرف ہوتی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے اولاد آدم اگر کامیابی چاہتے ہو تو دو چیزوں کی پابندی کرو۔

ا۔التزام عبادت خداندی

۲۔دوام عبادت خداوندی

پہلی چیز اللہ کی عبادت کا التزام کرو، پھر اس پر دوام وہمیشگی کرو۔ پھر تفرغ کے لفظ میں دو چیزوں کی طرف اشارہ ہے۔

ا۔نمازوں کے اوقات مقرر ہیں تو اس کے لئے آپ اپنا کاروبار، کھیتی وتجارت ودیگر مصروفیات کو چھوڑ کر عبادت کے لئے حاضر ہوں ،اور عبادت کے لئے وقت نکالیں تمام کاروبار سے فارغ ہو کر عبادت کی طرف رخ کریں۔

۲۔عبادت کے وقت سینہ کو دل ودماغ کو دوسرے خیالات سے فارغ کریں کیونکہ لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ نماز تب مقبول ہوگی جب دل صرف اللہ کی طرف متوجہ ہو اور دوسرے خیالات سے خالی ہو۔

اب عبادت کے لئے دو نتیجے ذکر کئے ہیں۔

نتیجہ نمبرا: اَمْلَأُ صَدْرَكَ غِنًى کہ تیرے سینہ کو غنا سے بھر دوں گا یعنی دل غنی ہوگا اور حدیث میں ہے کہ اَلْغِنیٰ غِنَی النَّفْسِ حقیقت میں غنا دل کا ہوتا ہے۔

نتیجہ نمبر۲: وَاَسُدُّ فَقْرَكَ کہ تیری احتیاجی کو بند کردوں گا یعنی غیروں کے دروازہ کا محتاج نہ ہوگا'' وَاِلَّا تَفْعَلَ ''اگر تم نے عبادت کے لئے وقت نہ نکالا یا عبادت کے وقت

دوسرے خیالات کو نہ چھوڑا تو اس کے بھی دو نتیجے ہیں۔

نتیجہ نمبر ا: مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغُلًا کہ تیرے سینہ میں دوسرے خیالات ہوں گے اور دوسری روایت میں ہے مَلَأْتُ يَدَكَ شُغُلًا کہ تیرے ہاتھ کو مشغول کر دوں گا۔ یعنی دن رات کاروبار میں لگا رہے گا آرام نصیب نہ ہوگا۔

نتیجہ نمبر ۲۔: وَلَمْ اَسُدُّ فَقْرَكَ کہ تیری محتاجی کو ختم نہ کروں گا زندگی بے چینی و پریشانی کی گزرے گی۔ اس لئے انسان جب نماز کے لئے جائے تو تین چیزوں کی فکر کرے تا کہ دل دوسرے خیالات سے محفوظ رہے۔

پہلی چیز: موت کو یاد کرے کہ دنیا و مافیہا فانی ہے اور ایک دن موت ضرور آئے گی۔

دوسری چیز: حساب کتاب کو یاد کرے کہ موت کے بعد حساب و کتاب ہوگا۔

تیسری چیز: رب کے دربار کی حاضری کو یاد کرے کہ قیامت کے دن تمام مخلوق کی اللہ کے سامنے پیشی ہوگی جس میں انبیاء وغیرہ سب ہوں گے تو اس وقت اللہ کی عظمت کا نقشہ سامنے آئے گا اور انسان اپنے وجود و جوانی و سرمایہ و علم پر نازاں نہ ہوگا اور اللہ کی بے نیازی سے ڈرے گا تو دل تمام خیالات سے پاک ہوگا اور ایک رب کی طرف متوجہ ہوگا اور توجہ الی اللہ سے تین چیزیں مانع ہیں۔ ان سے اپنے آپ کو بچائے۔

پہلی چیز: کبر و غرور؛ کہ اپنے آپ کو بڑا سمجھے حالانکہ انسان کی ابتداء پانی کا غلیظ قطرہ ہے جس سے اس کی پیدائش ہوئی اور اس کی انتہاء وہ وجود ہے جس کو گھر والے زیادہ دیر رکھنے کے لئے تیار نہیں کہ کہیں بدبو نہ ہو جاوے۔

دوسری چیز: تَغَافُل عَنِ الآخِرَة؛ کہ دنیوی کاروبار میں اتنا مشغول ہو جائے

کہ آخرت کی طرف توجہ نہ کرے۔

تیسری چیز: حُبُّ الدُّنیا ؛ **کہ دنیا میں اتنی دل لگائے کہ دنیا کو محبوب ومطلوب بنالے۔ مال کا حاصل کرنا برا نہیں مگر مال کو مقصود بنانا برا ہے کیونکہ** حُبُّ الدُّنیا رَأسُ کُلِّ خَطِیئَۃٍ ؛ **دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے جب انسان دنیا سے دل لگاتا ہے تو پھر رب کو بھلا دیتا ہے۔**

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنَ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنَا اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ ۔

یا اللہ ہم سب کو فتنوں سے محفوظ فرما ہمارا خاتمہ ایمان پر فرما۔

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۔(یوسف : ع ۱۰)

یا اللہ ہمیشہ اپنی عبادت پر قائم رکھ، شرک کے فتنہ سے محفوظ فرما۔

صلی اللّٰہ علی سیدنا خیر خلقه محمد واٰله وصحبه اجمعین ۔

مجلس ذکر ماہ رمضان المبارک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ كَذَالِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَايُؤْمِنُوْنَ۔ (انعام پ۸ ع ۱۵)

ترجمہ: سو جس کو اللہ چاہتا ہے کہ ہدایت کرے تو کھول دیتا ہے اس کے سینہ کو واسطے قبول کرنے اسلام کے اور جس کو چاہتا ہے کہ گمراہ کرے، کر دیتا ہے اس کے سینہ کو تنگ بے انتہا تنگ گویا وہ زور سے چڑھتا ہے آسمان پر اسی طرح ڈالے گا اللہ عذاب کو ایمان نہ لانے والوں پر۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ اِنْفَسَحَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ بِتِلْكَ مِنْ عَلَمٍ يُّعْرَفُ بِهٖ قَالَ

نَعَمُ اَلتَّجَافِیُ مِنُ دَارِ الُغُرُوُرِ وَالُاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الُخُلُوُدِ وَالُاِسُتِعُدَادُ لِلُمَوُتِ قَبُلَ نُزُوُلِہٖ ۔(رواہ البیھقی)

شرح صدر کی فضیلت وعلامات

آج کی مجلس میں شرح صدر کی فضیلت اوراس کی علامات کا ذکر ہوگا اورشرح صدر کانسخہ ذکر کیا جائے گا۔

آیت قرآنیہ میں شرح صدر کی فضیلت کا ذکر ہے کیونکہ اس آیت میں ہدایت پانے والوں اور گمراہی میں رہنے والوں کی علامات ذکر کی گئی ہیں کہ جس انسان کواللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے سینہ کواسلام کے لئے کھول دیتے ہیں تو اس کے لئے حق بات کوقبول کرنا اوراس پرعمل کرنا آسان ہوجاتا ہےاور جس انسان کواللہ تعالیٰ گمراہی میں رکھنا چاہتے ہیں اس کے سینہ کوتنگ اور سخت کردیتے ہیں تو اس کے لئے حق بات کوقبول کرنا اوراس پرعمل کرنا مشکل ہوجاتا ہے جیسے کسی انسان کا آسمان پر چڑھنا دشوار ہوتا ہے تو جس کوشرح صدر کی دولت نصیب ہوگئی تو اس کے لئے ذکراللہ اورقرآن سننے سے دل کوسکون ملتا ہےاورتعلیمات اسلامی کے سننے کو دل چاہتا ہےاور جوشرح صدر کی دولت سے محروم ہوگیا اس کوذکرالٰہی اور کلام الٰہی کے سننے سے وحشت ہوتی ہے اور کفریہ وشرکیہ باتوں کے سننے کو دل چاہتا ہے تو اس سے شرح صدر کی فضیلت معلوم ہوگئی کہ شرح صدر کی دولت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی عظمت والی نعمت ہے جس سے انسان کے لئے ہدایت کی راہیں کھلتی ہیں۔

اس جگہ شبہ ہوتا ہے کہ انسان مجبور محض ہے کہ جس کے ساتھ خدا ہدایت کا ارادہ کرے اس کو شرح صدر حاصل ہوگا اور خدا ارادہ نہ کرے تو شرح صدر نہ ہوگا۔

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ دوسری جگہ اللہ نے فرمایا یَهْدِیٓ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ یعنی ہدایت اسے حاصل ہوتی ہے جو اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے جو شخص منیب الی اللہ ومتوجہ الی اللہ ہوگا اور رات کو کوشش کرے گا تو پھر اللہ کی طرف سے رحمت کی بارش ہوگی ادھر سے کشش ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کھول دے گا۔ اور جو شخص ارادہ بھی نہیں کرتا اور توجہ نہیں کرتا بلکہ راہ مستقیم سے ہٹ جاتا ہے اور اس کو صحیح سمجھتا ہے تو وہ ہدایت سے محروم رہتا ہے لہٰذا انسان مجبور نہیں ہے۔

شرح صدر کی علامات حدیث میں ذکر کی گئی ہیں ہمارے نزدیک قرآن مجید متن ہے اور حدیث اس کی شرح ہے اور قرآن وحدیث دونوں حجت ہیں منکرین حدیث دھوکہ دیتے ہیں کہ حدیث حجت نہیں اور کہتے ہیں کہ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ میں رسول سے مراد قرآن ہے حالانکہ قرآن میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے اَلْقُرْاٰنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ نہیں ہے اس لئے اہل سنت والجماعت کے نزدیک قرآن وحدیث دونوں حجت ہیں البتہ قرآن کی حدیث میں تشریح ہے پھر صحابہ کرامؓ کے اقوال بھی ہمارے لئے حجت ہیں کیونکہ صحابہ کرامؓ کے ذریعہ حضور ﷺ کی گفتار ہم تک پہنچی ہے اس لئے ترمذی شریف میں حضرت عرباض بن ساریہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ۔

اور فرمایا دین وہ ہے کہ: مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ یعنی کامیابی حضور ﷺ

وصحابہؓ کے طریقہ میں ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ جب حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ فَمَنۡ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنۡ یَّهۡدِیَهٗ یَشۡرَحۡ صَدۡرَهٗ تو صحابہ کرام نے حضور ﷺ سے اس کی تفسیر معلوم کی تو آپ نے فرمایا اسلام کے لئے سینہ کھول دینے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤمن کے دل میں ایک روشنی ڈال دیتے ہیں جس سے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھل جاتا ہے اور اس کا دل حق بات کو قبول کرتا ہے اور باطل بات سے نفرت کرتا ہے تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اس کی کوئی علامت ہے کہ جس سے انسان کے شرح صدر کو معلوم کیا جائے یعنی ایسی نشانی بتلائی جائے جس سے معلوم ہو کہ اس کو شرح صدر کی دولت حاصل ہو چکی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی تین علامتیں ہیں۔

۱۔ دنیا جو کہ دھوکہ کا گھر ہے اس سے دوری اختیار کرے یعنی دنیا و ما فیہا سے دل نہ لگائے۔

۲۔ جو ہمیشہ کا گھر ہے اس کی طرف رجوع کرے یعنی آخرت کی طرف دن رات توجہ کرے اور اس کے لئے سامان بنائے۔

۳۔ موت سے پہلے موت کے لئے سامان بنائے یعنی موت کی تیاری میں مشغول ہو جائے اور نیک کاموں میں مصروف ہو جائے، توبہ و استغفار میں مشغول ہو۔

اب شرح صدر کا نسخہ ذکر الٰہی کا التزام ہے اس سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے اور انشراح صدر نصیب ہوتا ہے اور حق و باطل کی تمیز ہوتی ہے فرمایا۔

اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰهُ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ (الزمر: ع ٣)

یعنی شرح صدر کا نتیجہ نور ہے اور یہ معمولی نور نہیں بلکہ اس سے انسان کا دل تجلیات خداوندی کا مظہر بن جاتا ہے اور جو ذکر الٰہی سے غافل ہوتا ہے اس پر قساوت غالب ہو جاتی ہے جیسے فرمایا:

فَوَیۡلٌ لِّلۡقَاسِیَةِ قُلُوۡبُھُمۡ مِّنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ (الزمر: ع ٢)

کہ جو دل ذکر الٰہی کے نور سے محروم ہونگے ان کے لئے ہلاکت ہوگی کیونکہ ایسے دل کی آخرت و اعمال صالحہ کی طرف توجہ نہیں ہوتی جس سے گمراہی ہوتی ہے جس کا نتیجہ ہلاکت ہے۔ اس لئے جو شخص شرح صدر کی دولت کا طالب ہے وہ ذکر الٰہی کا التزام کرے۔ خصوصاً یہ رمضان المبارک کا مہینہ برکتوں والا مہینہ ہے۔ رحمت الٰہی کے سیزن کا مہینہ ہے اس مہینہ میں کثرت سے ذکر الٰہی کریں۔ سب سے افضل رمضان المبارک میں تلاوت قرآن مجید ہے ایک حدیث میں ہے۔

مَنۡ قَرَأَ کِتَابَ اللّٰہِ فَقَدۡ ذَکَرَ اللّٰہَ وَمَنِ اسۡتَمَعَ کِتَابَ اللّٰہِ فَقَدۡ ذَکَرَ اللّٰہَ۔

قرآن مجید کا پڑھنا اور قرآن مجید کا سننا ذکر الٰہی میں شامل ہے، اسی طرح نماز و تسبیح وتہلیل واستغفار یہ سب ذکر الٰہی ہیں۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں چار چیزوں کا التزام کریں۔

١۔ تلاوت قرآن مجید کا التزام۔

٢۔ ذکر الٰہی یعنی کلمہ طیبہ و تسبیح وتہلیل کا التزام۔

٣۔ درود شریف کا التزام۔

۴۔استغفار کا التزام۔

ان امور سے انسان کو شرح صدر کی دولت حاصل ہوتی ہے اور جب شرح صدر حاصل ہوگی تو دل کو سکون واطمینان حاصل ہوگا اور دل وساوس شیطانیہ اور شکوک وشبہات سے خالی ہوجائے گا۔

یا اللہ! ہم سب کو شرح صدر کی دولت عطا فرمادے۔

یا اللہ! ہم سب کو قیامت کے دن شرمساری سے محفوظ فرمادے۔

یا اللہ! ہم سب کو رمضان المبارک کی قدر کی توفیق عطا فرمادے۔

یا اللہ! اس مبارک مہینہ میں ہر مسلمان کو دن کو روزہ رکھنے اور رات کو تراویح پڑھنے اور سننے کی توفیق عطا فرمادے۔

یا اللہ! ہم سب کو اپنا ذکر اپنا نام نصیب فرما۔

مجلس ذکر ماہ شوال المکرّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ الْاَحَادِیْثِ وَالْاٰیَاتِ وَنَجَانَا مِنْ سُوْءِ الضَّلَالَۃِ وَالْمُحْدَثَاتِ بِاِتِّبَاعِ رَسُوْلِہٖ اَفْضَلِ الْکَائِنَاتِ الَّذِیْ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ فِیْ الْاِنْجِیْلِ وَالتَّوْرَاۃِ نَاسِخِ الْمِلَلِ وَالْاَدْیَانِ قَاطِعِ الْمُشْرِکِیْنَ بِالسَّیْفِ وَالسِّنَانِ اَلَّذِیْ یَخَافُ مِنْ ھَیْبَتِہٖ مَلِکُ بَنِی الْاَصْفَرِ وَالْاَزْھَرِ صَاحِبِ الْجَبِیْنِ الْاَزْھَرِ وَالْخَدِّ الْاَنْوَرِ اَمَّابَعْدُ : فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِیْ النَّارِ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی

(پ ۳۰ سورۃ اعلی)

عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِرْتَحَلَتِ الدُّنْیَا مُدْبِرَۃً وَّارْتَحَلَتِ الْاٰخِرَۃُ مُقْبِلَۃً وَّلِکُلٍّ وَاحِدَۃٍ مِّنْھَا بَنُوْنَ فَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَۃِ وَلَاتَکُوْنُوْا مِنْ

اَبْـنَاءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَّلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلَ۔ (رواہ البخاری)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ (رواہ الترمذی)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رضؓ ابْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ ذَکَرَ الصَّلٰوةَ یَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا کَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنِجَاةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْهَا لَمْ تَکُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نِجَاةً وَّکَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَیِّ ابْنِ خَلَفٍ۔ (رواہ احمد)

کامیابی کے تین اصول

آج کی مجلس میں کامیابی کے تین اصول ذکر کئے جاتے ہیں آیت قرآنیہ واحادیث میں ان تین امور کا ذکر ہے۔

پہلا اصول

تزکیہ نفس کا التزام: یعنی نفس کو غلط عقائد و برے خیالات اور وساوس ردیہ سے

پاک کرنا، اورنفس کی ظاہری وباطنی اصلاح کرنا۔جس کا خلاصہ زہدکو حاصل کرنا ہے۔
زہد میں تین حرف ہیں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان تین حروف سے تین چیزوں کی طرف اشارہ ہے۔

ا۔زاء ہےاس سے اشارہ ترک زینت کی طرف ہے یعنی خلاف شرع زینت اختیار کرنے کو چھوڑےاور ہروقت صرف ظاہری بناوٹ میں اوقات کوضائع نہ کرے۔
۲۔ھاء ہےاس سےاشارہ ترک ہوا کی طرف ہے یعنی خواہشات نفسانی کوچھوڑے۔
۳۔دال ہےاس سےاشارہ ترک دنیا کی طرف ہے یعنی دنیا کوچھوڑواور دنیا کومقصود نہ بناؤ توان چیزوں سےفلاح حاصل ہوگی۔

اور بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ ان تین حروف سے ان تین چیزوں کی طرف اشارہ ہے۔

ا۔ زاء ہےاس سےاشارہ زَادٌ لِلُمَعَاد کی طرف ہے کہ آخرت کا سامان بناؤ۔
۲۔ دال ہےاس سےاشارہ هُدًى لِلدِّيُن کی طرف ہے یعنی دین کی راہنمائی کرنا۔
۳۔ دال ہےاس سےاشارہ دَوَامٌ عَلَى الطَّاعَةِ کی طرف ہے یعنی طاعت خداوندی پرہمیشگی کرنا توان چیزوں سے کامیابی حاصل ہوگی تو تزکیہ نفس وزہدان امور کے ساتھ تب حاصل ہوگا جب انسان آخرت کومطلوب بنائے۔

جیسا کہ حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ دنیا پیٹھ دے کر جارہی ہے اورآخرت آرہی ہے اور ہرایک کے لئے طالب ہیں مگرتم آخرت کے طالب بنواور دنیا کے طالب نہ بنویعنی دنیا کواپنامقصودومطلوب نہ بناؤ کیونکہ آج دنیا میں عمل ہے حساب نہیں

اور کل یعنی آخرت میں حساب ہوگا عمل نہ ہوگا۔اس لئے آخرت کے طالب بنو جب آخرت کو مقصود بناؤ گے تو اس سے تزکیہ نفس حاصل ہوگا جس سے آخرت میں کامیابی حاصل ہوگی۔یعنی جہنم سے آزادی ملے گی اور جنت کا داخلہ نصیب ہوگا۔

دوسرا اصول

ذکر الٰہی کا التزام: یعنی تمہارا سارا وقت یادِ الٰہی میں گزرے اس سے تمہیں آخرت میں فلاح وکامیابی حاصل ہوگی ورنہ خسارہ ہوگا جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ اگر کوئی قوم اپنی مجلس میں نہ اللہ کا ذکر کرے اور نہ تو حضور ﷺ پر درود پڑھے تو ان کے لئے یہ مجلس ندامت وحسرت ہوگی قیامت کے دن افسوس کریں گے۔اللہ کی مرضی ان کو عذاب دے یا معاف کردے اس لئے انسان اللہ کی گرفت سے ڈرتا رہے اور کوئی مجلس اللہ کا ذکر کرنے اور حضور ﷺ پر درود پڑھنے سے خالی نہ رہے۔

تیسرا اصول

پانچ وقتی نماز کا التزام: یعنی فلاح وکامیابی حاصل کرنے کے لئے پانچ نمازیں پڑھتا رہے،نماز پڑھنے سے ہمیشہ کی کامیابی حاصل ہوتی ہے اور نماز چھوڑنے سے دنیا وآخرت کی رسوائی ہوتی ہے جیسا کہ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ نماز کا ذکر فرمایا اور اس کی اہمیت بیان فرمائی کہ جو شخص نماز پر ہمیشگی کرتا ہے اور اس کی نگرانی کرتا ہے یعنی آداب کے ساتھ بجالاتا ہے تو

قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور اور روشنائی کا ذریعہ ہوگی اور وہ نماز اس کے ایمان کی دلیل ہوگی اور وہ نماز اس کے لئے نجات کا سبب بنے گی اور اگر نماز پر محافظت ونگرانی نہ کی نماز کو ضائع کردیا یعنی آداب کا خیال نہ کیا سستی وتکاہلی سے پڑھی، بے توجہی اور ریاء سے پڑھی تو وہ نماز نہ نور ہوگی نہ ایمان کی دلیل ہوگی اور نہ نجات کا ذریعہ ہوگی بلکہ ایسا شخص قیامت کے دن قارون وفرعون وہامان وابی بن خلف کے ساتھ اٹھے گا ایسے انسان کا حشر بہت برا ہوگا۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جو بے نماز ہے اس کو قید خانہ میں بند کردو حتی کہ توبہ کرے یا جیل میں مرجائے۔

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ بے نماز کو قتل کردو۔ اس کی نحوست سے لوگوں پر عذاب آتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ بے نماز کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرو کیونکہ اس کے عذاب سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔

بہرحال فلاح وکامیابی کے تین اصول ذکر کئے ہیں تمام احباب ان کی پابندی کریں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو تزکیہ نفس کی دولت عطا فرمائے۔

یا اللہ! ہر ایک کے نفس کو برے خیالات سے پاک فرما۔

یا اللہ! ہر ایک کو آخرت کا طالب بنا۔

یا اللہ! ہم سب کو ذکر کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یا اللہ! ہمیں پانچ وقت نماز پابندی سے پڑھنے کی توفیق عطا فرما، اور نماز کے تمام

آداب بجالانے کی توفیق عطا فرما۔

یا اللہ! ہمیں دنیا وآخرت کی کامیابی نصیب فرما دنیا وآخرت کی ذلت سے محفوظ فرما۔

یا اللہ! پوری امت کو فلاح وکامیابی سے ہمکنار فرما۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِیْ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۔

یا اللہ! جن ہمارے اکابر ومشائخ نے قرآن وحدیث وذکر الٰہی کے مراکز قائم کئے ان کی قبور پر رحمتوں کی بارش برسا۔

یا اللہ! ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

مجلس ذکر ماہ ذوالقعدہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الرَّحۡمٰنِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ اِلٰی اٰخِرِ الزَّمَانِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَاَصۡحَابِہِ الۡعِرۡفَانِ اَمَّابَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنَ۔(الذاریات: ع۳)

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ یَقُوۡلُ اللّٰہُ کُنۡتُ کَنۡزًا مَخۡفِیًا فَاَحۡبَبۡتُ اَنۡ اُعۡرَفَ فَخَلَقۡتُ الۡخَلۡقَ ۔

تخلیق جن وانس برائے عبادت

آج کی مجلس میں ستائیسواں پارہ سورۃ ذاریات کی ایک آیت اور ایک حدیث قدسی پڑھی ہے آیت کا مفہوم تین تفسیریں ہیں۔

پہلی تفسیر

مفسرین نے یہ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا تا کہ میری عبادت کریں یہ ما زائدہ سے حصر پیدا ہوا کہ ان کی تخلیق کا مقصد صرف عبادت ہے۔ دنیا میں رہتے ہوئے دنیاوی اسباب کو اختیار کرنا یہ اس کے منافی نہیں ہے یعنی معاش کے لئے اور دنیوی زندگی گزارنے کے لئے تجارت

کریں کھیتی باڑی کا کام کریں ملازمت کریں مگر یہ چیزیں تم کو مقصد اصلی سے نہ روکیں اور اللہ کی عبادت سے غافل نہ کریں کیونکہ تمہاری تخلیق و پیدائش کا مقصد اصلی عبادت ہے۔اس لئے اللہ نے انسان کو مجبور محض نہیں بنایا جیسا کہ شجرات وحجرات جماد محض ہیں اور بے اختیار ہیں اگر انسان مجبور محض ہوتا تو پھر جزاء وسزا کے لئے جنت وجہنم نہ ہوتی بلکہ اللہ نے انسان کو اختیار وقدرت دی ہے اور خیر وشر میں تمیز کی صلاحیت بھی عطا فرمائی ہے پھر حکم دیا کہ خیر کو اپناؤ اور شر سے اپنے آپ کو بچاؤ یعنی اپنے اختیار سے اللہ کی عبادت کرو دن رات اس میں مشغول رہو تو دنیا وآخرت میں کامرانی حاصل ہوگی۔

دوسری تفسیر

حضرت علیؓ سے منقول ہے جس کو بیضاویؒ نے ذکر کیا ہے کہ اللہ نے انسانوں اور جنوں کی تخلیق ایسی استعداد وصلاحیت پر کی ہے کہ اس استعداد کے ذریعہ انسان ہدایت کو حاصل کر کے اللہ کی عبادت کر سکے۔اس کی تشریح دوسری آیت میں ہے کہ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَاتَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ (الروم: ع۳) کہ ہر انسان کو اللہ نے فطرۃ اللہ پر پیدا کیا ہے یعنی اس کی فطرت وپیدائش میں اسلام کو رکھا تو اس لئے ہر ایک کی پیدائش ایسی استعداد پر ہوتی ہے جس پر وہ اسلام کو معلوم کرتا ہے جیسے ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے۔

كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ ـ

ترجمہ: کہ ہر بچہ کی پیدائش صحیح فطرت یعنی اسلام کی استعداد پر ہوتی ہے پھراس کے والدین اس کو یہودی بنا لیتے ہیں یا نصرانی یا مجوسی۔

تو جب اللہ نے ایسی استعداد پر پیدا کیا کہ جس سے عبادت کر سکے تو انسان کو چاہئے کہ اس صحیح صلاحیت و استعداد کو ضائع نہ کرے بلکہ اس کے مطابق حق کا راستہ معلوم کر کے ساری زندگی کا مشغلہ عبادت خداوندی کو بنا لے۔

تیسری تفسیر

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے جس کو جلالین میں ذکر کیا گیا ہے کہ لِیَعْبُدُوْنَ کا معنی لِیَعْرِفُوْنَ ہے یعنی اللہ نے فرمایا کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی معرفت و پہچان کے لئے پیدا کیا ہے اس لئے اللہ کی معرفت حاصل کرو سالک بنو اہل سلوک و تصوف کی صحبت میں رہ کر خدا کی معرفت حاصل کرو ظاہری علوم بھی حاصل کرو اور باطنی علوم بھی حاصل کرو جہاں علوم نبوت کے حصول کا شوق ہو وہاں نور نبوت کے حصول کا بھی شوق پیدا کرو۔ چنانچہ حدیث قدسی ہے، حدیث قدسی کہتے ہیں کہ جس کے راوی حضور ﷺ ہوں اور نسبت اللہ کی طرف ہو اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں مخفی خزانہ تھا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا تا کہ وہ خالق کی معرفت و پہچان حاصل کریں کیونکہ تخلیق کائنات سے مقصود اللہ کی عبادت و معرفت ہے جیسا کہ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔

ماخلقت الجن والانس ایں بخواں   جز عبادت نیست مقصود از جہاں

یعنی اگر صاحب حال بننا چاہتا ہے تو یہ آیت پڑھ کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ (الذاریات: ع ۳) کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سارا جہان جن وانس کے نفع کے لئے بنایا ہے مگر جن وانس کو اپنی عبادت ومعرفت کے لئے پیدا کیا ہے۔

اب انسان اس منعم ومحسن حقیقی کے انعامات کا شکریہ بجالائے اور شکریہ عبادت ومعرفت حاصل کرنے کے ساتھ ہوتا ہے اللہ کے انعامات آفاقی بھی ہیں اور انفسی بھی آفاقی انعامات کہ آسمان پر نگاہ ڈالے کہ اللہ نے بغیر ستون کے اس چھت کو کھڑا کیا ہے اور پھر اس میں سورج وچاند اور ستارے رکھ دیئے ہیں جن میں ہمارے دینی ودنیوی منافع ہیں پھر زمین پر نگاہ ڈالے کہ اللہ نے کس طرح اتنا بڑا فرش بچھا دیا ہے جس میں مختلف انگوریاں وسبزیاں وترکاریاں وباغات رکھ دیئے ہیں جس میں ہماری معاش دکھانے کا انتظام ہے پھر سمندر اور دریاؤں پر نگاہ ڈالے کس طرح اللہ نے ان کو ہمارے لئے مسخر کر دیا ہے جس میں ہم دین ودنیا کے لئے سفر کرتے ہیں اور ہمارے لئے پینے کا بھی انتظام ہے پھر پہاڑوں پر نگاہ ڈالے کہ کس طرح ان کو اللہ نے مضبوط کر دیا ہے اگر یہ نہ ہوتے تو زمین حرکت کرتی ان کے ذریعہ زمین کو حرکت کرنے سے روک دیا اور پھر ان پہاڑوں میں بہت قیمتی ذخائر بھی رکھ دیئے۔ یہ سب اللہ کی طرف سے انسان پر آفاقی انعامات کی بارش کی گئی۔

اسی طرح انفسی انعامات جو اللہ نے انسان کے بدن میں رکھ دیئے ہیں۔ کہ

اس جسم میں اللہ نے آنکھوں کا کارخانہ لگادیا اور اس میں قوت باصرہ یعنی دیکھنے کی قوت کا خزانہ رکھ دیا جس سے تم اشیاء کو دیکھتے ہو اور کانوں کا کارخانہ لگادیا اس میں قوت سامعہ یعنی سننے والی قوت کا خزانہ رکھ دیا جس سے آوازوں کو سنتے ہو اور زبان کا کارخانہ لگادیا اور اس میں قوت ناطقہ یعنی بولنے والی قوت کا خزانہ رکھ دیا جس سے تم بولتے ہو اور ہاتھوں کا کارخانہ لگادیا اور اس میں قوت لامسہ یعنی چھونے کی قوت کا خزانہ رکھ دیا اور پاؤں کا کارخانہ لگادیا اور اس میں قوت ماشیہ یعنی چلنے کی قوت کا خزانہ رکھ دیا اور دل و دماغ کا کارخانہ لگادیا اور ان میں قوت فکریہ یعنی سوچنے اور توجہ کرنے کی قوت کا خزانہ رکھ دیا۔

اب ان نعمتوں کی قدر ان سے معلوم کرو جو نابینا ہیں دیکھ نہیں سکتے، بہرے ہیں سن نہیں سکتے، گونگے ہیں بول نہیں سکتے لولے ہیں کسی چیز کو اٹھا نہیں سکتے، لنگڑے ہیں چل نہیں سکتے، مفتور العقل مجنون اور پاگل ہیں سوچ سمجھ نہیں سکتے۔ اس لئے ہمیں ان نعمتوں کی قدر کرنی چاہئے۔

اللہ نے آنکھ کی دولت دی ہے قرآن پر نگاہ ڈالو اور اہل اللہ کو دیکھو، بیت اللہ اور روضۂ رسول اللہ کو دیکھو، اور کان کی نعمت عطا کی ہے تو قرآن و حدیث سنو، اہل اللہ و علماء و صلحاء کا کلام سنو اور زبان کی نعمت دی ہے قرآن کی تلاوت کرو، حدیث رسول اللہ پڑھو، ذکر الٰہی کرو حضور ﷺ پر درود پڑھو، استغفار کرو، اور ہاتھوں کی نعمت دی تو ان سے قرآن کو اٹھاؤ، ہاتھ کے ذریعہ کسی کا تعاون کرو اور پاؤں کی نعمت دی تو ان کے ذریعہ مسجد کی طرف نماز کے لئے جاؤ اور نیک مجلس میں شرکت کے لئے جاؤ، اہل اللہ کی

زیارت کے لئے جاؤ اور دماغ کی نعمت دی ہے تو اس کے ذریعہ قرآن وحدیث کے معانی میں غور کرو اچھی باتوں کو سوچو، اور دل کی نعمت دی ہے تو اس میں ایک مطلوب حقیقی ومقصود حقیقی یعنی اللہ کی ذات کو جگہ دو اللہ ورسول کی محبت کو دل میں پیدا کرو، دل میں اللہ کے ذکر کا ذوق پیدا کرو اور توجہ الی اللہ کرنے سے یعنی دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرنے سے اللہ کی معرفت و پہچان پیدا ہوتی ہے۔

تمام احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ علم سلوک بھی حاصل کرو کیونکہ اس سے ظاہر وباطن پاک ہوتا ہے جیسا کہ اہل سلوک کہتے ہیں کہ جو انسان مخلوق سے توجہ ہٹائے اور اللہ کی طرف رخ کرے تو اس کی تین قسمیں ہیں۔

ا۔سالک ۲۔عارف ۳۔واصل الی اللہ

سالک

وہ ہے جو اپنے ظاہر کو افعال مذمومہ سے پاک کرے اور اپنے باطن کو اخلاق ذمیمہ سے پاک کرے۔

عارف

وہ ہے جو اللہ کی معرفت کا قصد وارادہ کرے۔

واصل الی اللہ

وہ ہے جس کو وصول ومشاہدہ وفنا کا مقام حاصل ہو۔

سالک کا ابتدائی درجہ افعال ذمیمہ واخلاق ذمیمہ سے اپنے آپ کو پاک کرنا۔ جو سالک کا انتہائی درجہ ہے وہ عارف کا ابتدائی درجہ ہے اور جو عارف کا انتہائی درجہ ہے وہ واصل کا ابتدائی درجہ ہے اور واصل کا انتہائی درجہ غیر متناہی ہے جس کی انتہاء نہیں ہے سالک وعارف مخلوق سے عبور کر کے اللہ کی طرف پہنچتے ہیں یعنی اس کی معرفت حاصل کرتے ہیں اور مخلوق متناہی ہے اس لئے یہ درجے متناہی ہیں اور واصل اللہ کی ذات وصفات واسماء الٰہیہ میں مستغرق ومنہمک ہو جاتا ہے اور اللہ کی صفات غیر متناہیہ ہیں۔ اس لئے وصول کا درجہ غیر متناہی ہے انسان کی زندگی ختم ہو جاتی ہے مگر یہ ترقی ختم نہیں ہوتی۔ وصول کا معنی ہے فناء عن مشاھدۃ الغیر یعنی ماسوی اللہ کو معدوم سمجھ کر ایک اللہ کی صفات میں ڈوب جانا۔ اس وقت انسان کی ہر قوت اللہ کے صفات سے کسی نہ کسی صفت کی تجلی ومظہر ہو جاتی ہے اس وقت اس کو ہر چیز میں اللہ کی صفات کا پرتو نظر آتا ہے۔ اگر چہ وہ چیز موجود ہے مگر اس کی نگاہ اللہ کی طرف ہو جاتی ہے جیسا کہ اس کی مثال شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے دی ہے کہ دن کو آسمان میں چاند وستارے موجود تو ہیں مگر سورج کی روشنی کے غلبہ کی وجہ سے نظر نہیں آتے اسی طرح واصل الی اللہ کی نظر میں صرف اللہ اور اس کی صفات ہوتی ہیں یہ وحدت الوجود نہیں کہ خالق ومخلوق کو ایک سمجھا جائے بلکہ اس کو صوفیاء کی اصطلاح میں وحدت الشہود کہا جاتا ہے کہ ایسے صوفی کی نظر میں صرف اللہ نظر آتا ہے اور ان اشیاء پر اس کی نگاہ نہیں پڑتی بلکہ اس پر نظر ہوتی ہے جس کی قدرت کے یہ نمونے وکرشمے ہیں۔ اللہ ہر ایک کو یہ مقام نصیب فرمائے۔

حضرت شیخ ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔

مَنْ شَهِدَ الْخَلْقَ لَافِعْلَ لَهُمْ فَقَدْ فَازَ

کہ جو مخلوق کا مشاہدہ اس صفت سے کرے کہ ان کا کوئی فعل نہیں بلکہ یہ اللہ کی قدرت سے صادر ہو رہے ہیں تو وہ کامیاب ہو گیا۔

وَمَنْ شَهِدَ الْخَلْقَ لَاحَيٰوةَ لَهُمْ

اور جس نے مخلوق کا مشاہدہ بایں حیثیت کیا کہ ان کی حیات کو حیات شمار نہیں کرتا کیونکہ اصل حیات تو اللہ کے لئے ہے جس کو فناء نہیں تو ایسا شخص کامیابی کے درجہ سے ایک درجہ آگے بڑھ گیا۔

وَمَنْ شَهِدَ الْخَلْقَ عَيْنَ الْعَدَمِ فَقَدْ وَصَلَ وَهٰذَا مَرْتَبَةُعَيْنِ الْيَقِيْنِ وَعِنْدَ هٰذَا يَتِمُّ السَّيْرَ اِلَى اللّٰهِ ۔

اور جس نے مخلوق کا مشاہدہ بایں حیثیت کیا کہ اس کو معدوم سمجھا تو یہ وصول کے مقام کو پہنچ گیا اور یہی عین الیقین کا درجہ ہے اور اس جگہ سیر الی اللہ ختم ہو جاتی ہے۔

صوفیاء نے اللہ کی طرف سیر کی دو قسمیں ذکر کی ہیں۔

ا۔ سیر الی اللہ: مخلوق سے عبور کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہونا۔

۲۔ سیر فی اللہ: کہ اللہ کی صفات جلالیہ و جمالیہ میں منہمک ہونا۔

سیر الی اللہ کا درجہ متناہی ہے اور سیر فی اللہ کا درجہ غیر متناہی ہے اس لئے کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ درجہ نصیب فرمائے اور اپنی معرفت و پہچان عطا فرمائے ۔ یا اللہ ہماری اس مجلس ذکر کو قبول فرما۔

یا اللہ ہم سب کو اپنی عبادت کا صحیح ذوق عطا فرما، ہر ایک کو اپنی معرفت حاصل

کرنے کا شوق عطا فرما۔ ہر ایک کو ظاہری و باطنی علوم میں ترقی عطا فرما۔

یا اللہ جو طلبہ قرآن وحدیث کا علم حاصل کر رہے ہیں ان کے حافظہ و ذہانت میں ترقی نصیب فرما، اور ان کو علوم نبوت کے ساتھ انوار نبوت سے مستفیض فرما، ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرما۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مجلس ذکر ماہ ذوالحجہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْاَبْرَارِ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَایَتَذَکَّرُ فِیْہِ مَنْ تَذَکَّرَ وَجَاءَکُمُ النَّذِیْرُ (پ فاطر: ع۳)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَعْذَرَ اللّٰہُ اِلٰی اِمْرَءٍ اَخَّرَ اَجْلَہٗ حَتّٰی بَلَغَ سِتِّیْنَ سَنَۃً (رواہ البخاری)

انسانیت کے لیے اِتمام حجت

آج کی مجلس ذکر میں سورۃ فاطر کی آیت اور بخاری شریف کی حدیث پڑھی ہے۔ اسی آیت میں انسانوں کو تنبیہ کی گئی ہے اوران پر اتمام حجت کیا گیا ہے کہ ہم نے تم کو اتنی عمر وزندگی عطا فرمائی تھی کہ جس میں نصیحت حاصل کرنے والا اور سمجھنے والا نصیحت حاصل کرسکتا تھا اور سمجھ سکتا تھا۔ پھر ہم نے تمہارے پاس ڈرانے والا پیغمبر بھی بھیجا مگر تم نے بات نہ سنی اور نہ سمجھی اور نہ نصیحت حاصل کی۔

جب اتنی مدت ومہلت کے بعد بھی تم نے نہ سمجھا تو آج قیامت کے دن تمہارا عذر قابل قبول نہ ہوگا۔ اس لئے سیدنا ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ اس شخص کا عذر قیامت کے دن قبول نہیں کریں گے جسے دنیا میں اتنی مہلت دی کہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا پھر بھی نصیحت حاصل نہ کی''۔

اس آیت میں اصل کے اندران جہنمیوں اور گناہگاروں کو جواب دیا گیا ہے جو قیامت کے دن کہیں گے کہ ہمیں عذاب سے نکالو۔اب ہم جا کر نیک کام کریں گے اور برے اعمال کو چھوڑ دیں گے تو اللہ کی طرف سے جواب ملے گا کہ ہم نے تم کو اتنی عمر دی تھی جس میں تم عقل کے ذریعہ غور وفکر کر کے صحیح راستہ پر چل سکتے تھے اور حق و باطل میں تمیز وفرق کر سکتے تھے۔اللہ کی توحید کا اقرار کر سکتے تھے اور کفر ومعصیت سے بچ سکتے تھے۔ اپنے خالق و مالک ورازق کو پہچانتے ،زندگی اس کی یاد میں گزارتے اور اس کی رضاء کو حاصل کرتے ۔ویسے تو اللہ کی پہچان کے لئے عقل بھی کافی تھی مگر ہم نے اپنی حجت کے لئے عقل کے ساتھ ڈرانے والے انبیاء اور ان کے وارث علماء کو بھی بھیجا جو تم کو بتلاتے تھے ایمان واعمال صالحہ اور اللہ کی پہچان فائدہ کی چیزیں ہیں اور کفر و معاصی اور اللہ سے غفلت یہ مضر ونقصان دینے والی چیزیں ہیں ۔مگر تم نے ان کی بات سن کر عقل سلیم کے ذریعہ فکر کر کے نصیحت حاصل نہ کی اب تمہارا عذر غیر مقبول ہے اس جگہ ایک فائدہ سمجھو۔

فائدہ

اتمام حجت کے لئے اللہ نے دو چیزیں ذکر کی ہیں۔

پہلی چیز

عمر کا عطا کرنا۔اب عمر کی کتنی مقدار ہے اس میں چار قول ذکر کئے گئے ہیں۔

قول نمبر ۱

حضرت علی بن حسین زین العابدینؒ نے کہا کہ سترہ سال کی عمر مراد ہے۔

قول نمبر ۲

حضرت قتادہؒ نے کہا ہے کہ اٹھارہ سال کی عمر مراد ہے مگر ان دونوں قولوں سے مراد بلوغ کی عمر ہے کیونکہ بلوغ میں انسان کو اللہ تعالیٰ اتنی عقل دے دیتے ہیں کہ جس سے انسان بھلائی و برائی کو سمجھ لے۔

قول نمبر ۳

سیدنا ابن عباسؓ کی ایک روایت چالیس سال کی ہے۔

قول نمبر ۴

حضرت علیؓ کی روایت ہے اور حضرت ابن عباسؓ سے دوسری روایت بھی ہے کہ ساٹھ سال کی عمر ہے مگر ان چاروں اقوال میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ بلوغ کی عمر میں انسان اعمال شرعیہ کا مکلّف ہو جاتا ہے اور حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہے اس لئے اس کا عذر بھی مقبول نہیں ہوگا۔ اور چالیس سال یا ساٹھ سال کی عمر بھی اتنی طویل اور لمبی عمر ہے کہ اتنی مدت میں جو حق کو نہ پہچانے اس کا عذر بھی قبول نہ کیا جائے گا۔ اگرچہ آیت کفار کے بارے میں ہے مگر اس کے عموم میں جیسے کفار کو تنبیہ کی گئی ہے اسی طرح گناہ گاروں کو بھی تنبیہ کی گئی ہے کہ اللہ کی عطا کردہ اتنی طویل عمر کو غنیمت جانو اور

اس میں اللہ کی معرفت و پہچان حاصل کرو۔

دوسری چیز

جو اتمام حجت کے لئے ذکر کی ہے وہ ہے نذیر کا بھیجنا اکثر مفسرین نذیر سے مراد انبیاء وعلماء مراد لیتے ہیں اور حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس سے مراد بڑھاپا اور سفید بال ہیں یعنی بڑھاپا آ گیا، دنیا سے جانے کا وقت قریب آ گیا پھر بھی نصیحت حاصل نہ کی ،اور دراصل تمام تغیرات وانقلابات انسان کے لئے تنبیہ ہوتے ہیں۔

انقلابات جہاں واعظ رب ہیں ہر تغیر سے صدا آتی ہے فافہم فافہم

اس لئے ہمیں اپنی زندگی کی فکر کرنی چاہئے تاکہ کل قیامت کے دن کی رسوائی سے محفوظ ہو جائیں۔ اگر اس دن کی شرمندگی سے بچنا ہے تو تین چیزوں کا التزام کریں۔

۱۔ استغفار کا التزام۔

۲۔ درود شریف کثرت سے پڑھنے کا التزام۔

۳۔ خشیت من اللہ یعنی خوف خداوندی کو دل میں لانے کا التزام۔

جس طرح صابن کے استعمال سے بدن کی میل ختم ہوتی ہے اور عطر کے استعمال سے بدن خوشبودار ہوتا ہے تو اسی طرح استغفار کرنے سے گناہوں کی میل وزنگ دور ہوتی ہے اور درود شریف پڑھنے سے انسان کی روح معطر اور خوشبودار ہوتی ہے پھر ان دو کے التزام سے انسان کے اندر اللہ کی عظمت کی ہیبت پیدا ہو جاتی ہے تو

پھر اللہ کا خوف دل میں آ جاتا ہے۔

اب **پہلی چیز** استغفار ہے اور استغفار کے لئے افضل سید الاستغفار ہے۔ بخاری شریف میں حضرت شدادؓ بن اوس کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص دن کو سید الاستغفار پڑھے اور اسی دن موت آ جائے تو وہ اہل جنت سے ہوگا۔ اور جو شام کو پڑھے اور رات کو اس پر موت آ جائے تو وہ بھی اہل جنت سے ہوگا۔ سید الاستغفار یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَّی وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدہ پر ہوں جتنی مجھ میں طاقت ہے میں اپنے برے کاموں سے تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور تیرے مجھ پر انعامات ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، میرے گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں ہے۔

اور کبھی یہ استغفار پڑھے جسے سلسلہ قادریہ میں اکثر تعلیم دیتے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔

اور کبھی یہ استغفار پڑھے جس کی سلسلہ نقشبندیہ میں اکثر تعلیم دیتے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔

اس وقت چونکہ قوتیں کمزور ہوگئی ہیں تکاہلی اور سستی کا زمانہ ہے تو اس لئے صرف اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ کہے اور اس کو کثرت سے پڑھے تو بھی غنیمت ہے۔

اور دوسری چیز درود شریف پڑھنا ہے اس کے لئے افضل درود شریف وہی ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اور کبھی مختصر درود شریف جو سلسلہ قادریہ میں بتلایا جاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پڑھے۔

اور کبھی مختصر درود شریف جو سلسلہ نقشبندیہ میں تعلیم دیا جاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ پڑھے۔

اور اس وقت چونکہ قویٰ کمزور ہوگئے ہیں انسان محنت زیادہ نہیں کرسکتا تو مختصر

درود شریف صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ضرور پڑھیں۔

تیسری چیز

اللہ کا خوف دل میں لانا جیسا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔ جب درخت کو دیکھتے تو کہتے کاش میں درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا، اور جب گھاس پر نگاہ ڈالتے تو کہتے کاش! میں گھاس ہوتا جانور اس کو کھا جاتے، اور جب مؤمن پر نگاہ ڈالتے تو فرماتے کاش! میں مؤمن کے بدن کا بال ہوتا، اور جب باغ میں جاتے تو پرندہ کو دیکھتے کہ درخت کے سایہ میں بیٹھا ہے پھل کھاتا ہے، پانی پیتا ہے تو کہتے کاش کہ میں پرندہ ہوتا جس پر آخرت میں کوئی حساب نہیں یہ سب اللہ کے خوف کی وجہ سے تھا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے: فرماتے ہیں کاش! مجھے ماں ہی نہ جنتی، اور کبھی فرماتے کہ میں تنکا ہوتا اور کبھی نماز تہجد میں روتے روتے گر پڑتے تھے۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔ جب قبر پر جاتے تو اتنا روتے کہ داڑھی مبارک تر ہو جاتی کسی نے پوچھا اے عثمان! جنت جہنم کا ذکر آئے تو اتنا نہیں روتے جتنا قبر پر روتے ہو! فرمایا یہ پہلی منزل ہے۔ آخرت کی منازل سے جو اس جگہ سے بچ گیا تو بچ گیا اور جو پکڑا گیا ہلاک ہوا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔ آپ جب مصلیٰ پر آتے تو کپکپی طاری ہو جاتی اور فرماتے اللہ کی امانت ادا کر رہا ہوں ڈر ہے کہ کہیں رد نہ کر دی جائے۔ (حیاۃ الصحابہ)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔ آپ اتنا روتے کہ چہرہ پر آنسو بہنے کی

وجہ سے دونالیاں سی ہوگئی تھیں۔

سیدنا ابن عمرؓ کے بارے میں ہے۔کہ اللہ کے خوف سے اتنا رویا کرتے کہ بینائی چلی گئی۔کسی نے حضرت ابن عمرؓ کو روتے دیکھا تو کہا میرے رونے پر اتنا تعجب کرتے ہو، اللہ کے خوف سے تو سورج بھی روتا ہے۔

اسی طرح ایک انصاری صحابیؓ کے بارے میں ہے۔کہ وہ اتنا روتے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آج تیرے رونے نے فرشتوں کو آسمان پر رلا دیا ہے۔

ایک روایت سیدنا انسؓ سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں جو آخرت کے احوال جانتا ہوں اگر تم دنیا میں معلوم کر لیتے تو تم ہنسنا کم کر دیتے اور رونا زیادہ کر دیتے۔

تو یہ ایسا خطبہ تھا کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے ایسا خطبہ کبھی نہ سنا جس کا صحابہ پر ایسا اثر ہوا کہ صحابہ اپنے چہروں کو ڈھانپ کر کثرت سے رونے لگے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے متعلق ہے کہ تمام رات یہ آیت پڑھتے رہے اور روتے رہے وہ آیت یہ تھی۔وَامۡتَازُوا الۡيَوۡمَ اَيُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ۔(یس: ع ٤) قیامت کے دن اللہ اعلان کریں گے کہ آج مجرمین میرے نیک بندوں سے جدا ہو جائیں۔

اس لئے اپنے اندر اللہ کا خوف پیدا کرو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے خوف سے روئے اس کا آگ میں جانا اتنا مشکل ہے جیسا کہ دودھ کا تھنوں میں واپس جانا مشکل ہے اس لئے حدیث میں آیا ہے کہ اگر رونا نہ آئے تو رونے والی شکل بنالو۔اس کی برکت سے بھی کامیابی حاصل ہوگی۔ان امور کے حاصل کرنے کے لئے

یہ دعا صبح وشام پڑھ لیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَنْتَ مَلِیْکٌ مُقْتَدِرٌ مَاتَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ تَفْعُلُ اَللّٰھُمَّ اَسْعِدْنِیْ فِی الدَّارَیْنِ وَکُنْ لِیْ وَلَاتَکُنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ م بَغٰی عَلَیَّ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمِّ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ ۔

اے اللہ تو بادشاہ ہے تو قادر ہے تو جو چاہے وہ ہو جاتا ہے۔تو مجھے دنیا وآخرت کی کامیابی عطا فرما دے اور میرے اوپر رحم کر اور جو مجھ پر ظلم کرے تو میری مدد فرما۔اور میں قرضہ کے غم سے اور انسانوں کے غلبہ سے اور دشمنوں کے خوشی سے پناہ مانگتا ہوں۔

یا اللہ! ہماری عمر میں برکت عطا فرما۔

یا اللہ! ہمیں وہ زندگی دے جس میں تیری اطاعت وعبادت کا کام کریں۔

یا اللہ! ہم سب کو استغفار اور درود پڑھنے کی توفیق دے۔

یا اللہ! ہمیں اپنا خوف اور ڈر نصیب فرما۔

یا اللہ! ہم سب کو اپنا بنالے۔

یا اللہ! ہمیں غلط عقائد اور غلط خیالات سے محفوظ فرما وساوس شیطانیہ سے حفاظت فرما، خاتمہ ایمان پر فرما۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

مطبوعات

مکتبہ شیخ درخواستی

جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور ضلع رحیم یار خان

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخواستیؒ کے علمی و روحانی جانشینؒ
شیخ المحدثین والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر

شیخ طریقت حضرت مولانا **شفیق الرحمٰن درخواستی** صاحب نور اللہ مرقدہٗ

بانی۔ جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور
بانی۔ مکتبہ شیخ درخواستی خان پور

مرتب

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے علمی و روحانی جانشینؒ
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام پیر طریقت

حضرت مولانا **حماد اللہ درخواستی** صاحب مدظلہ

نائب مہتمم و شیخ الحدیث و منتظم اعلیٰ۔ جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور
مدیر۔ مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

- مخزن العرفان فی تفسیر القرآن
- تشریحات درخواستی علیٰ صحیح البخاری (زیر طبع)
- مضامین القرآن
- تقریر بیضاوی شریف
- تقریر جلالین شریف (زیر طبع)
- مقدمہ تفسیر مخزن العرفان
- خطبات درخواستی ۴ جلد
- فیوضات درخواستی مع مجربات درخواستی
- دروس درخواستی
- مقدمہ بخاری شریف
- فیضانِ درخواستی
- مجالس درخواستی
- معمولات درخواستی
- منزل
- چہل حدیث

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستیؒ کے علمی و روحانی جانشینؒ

شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام پیر طریقت حضرت مولانا **حماد اللہ درخواستی** صاحب مدظلہ

نائب مہتمم و شیخ الحدیث و منتظم اعلیٰ۔ جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور
مدیر۔ مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور

فون مدرسہ: 068-5574976 گھر: 068-5573699 موبائل: 0333-7496876

- تعارف ابوداؤد (زیر طبع)
- حیات حافظ الحدیثؒ
- حیات شیخ الحدیثؒ (زیر طبع)
- تقریر مشکوٰۃ
- انقلابی خطبات
- ماہِ رمضان المبارک کے فضائل و مسائل
- قربانی کے فضائل و مسائل
- انتخاب لاجواب
- حج کے فضائل و مسائل
- زکوٰۃ کے فضائل و مسائل
- نکاح کے فضائل و مسائل